جلد ۶ || ۱۱ وفا ۱۳۳۶ھش ۱۰ ذوالحجہ ۱۳۷۶ھ ۔ ۱۱ جولائی ۱۹۵۷ء || نمبر ۲۸

قادیان میں عید الاضحیہ کی مبارک تقریب

مسنون نماز۔ پرسوز دعائیں اور جانوروں کی قربانیاں

قادیان ۹ جولائی۔ خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ آج عید الاضحیہ کی مبارک تقریب پورے اسلامی طریق پر منائی گئی۔ تمام درویشان نے خوشی خوشی اس میں شمولیت کر کے اس مبارک روز کی برکتوں سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کی۔ بیرونجات سے بھی بعض احباب شریک ہوئے۔ حسب اعلان صبح ٹھیک ساڑھے سات بجے مسجد اقصےٰ میں نماز عید کے لئے احباب پہنچ گئے۔ جونہی محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سفید کپڑے پہنے پہونچے مسنون طریق پر عید کی نماز شروع فرمائی۔ نماز اور تکبیرات سے فراغت کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے خطبہ کا آغاز فرمایا۔ آپ نے ابو الانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اپنے بیٹے اور اپنی بیوی کو بے آب و گیاہ جنگل میں چھوڑ کر چلے آنے کی قربانی کا بالتفصیل ذکر فرمایا اور بتایا کہ کوئی قوم بغیر قربانی کے زندہ نہیں رہ سکتی۔ بلکہ اگر کوئی قوم چاہتی ہے کہ دنیا میں غالب آجائے۔ تو اسکے ہر فرد کو قربانی کے لئے تیار رہنا ہوگا آپ نے فرمایا کہ اس وقت ہم لوگ بھی جو قادیان میں ایک خاص روحانی مقصد کے پیش نظر اقامت پذیر ہیں۔ ہم بھی ظلی طور پر حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی قربانی کر رہے ہیں۔ اگر ہم اپنے اخلاص میں ثابت قدم رہے اور اپنے ایمان و الیقان میں ترقی کرتے چلے۔ تو خدا کی رحمتوں سے امید ہے کہ وہ ہماری ان قربانیوں کو قبول فرمائے گا۔ آپ نے درویشان کے رشتہ داروں اور لواحقین کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ بلاشبہ وہ بھی ایک پہلو سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سی قربانی پیش کر رہے ہیں۔ انہیں بھی خدا تعالیٰ کے انعامات سے وافر حصہ ملے گا۔ مگر یہ سب باتیں اس انسان کے لئے ہیں۔ جس کی قربانی اس معیار کو پہونچ گئی جو خدا کی نظر میں پسندیدہ ٹھیری اور نفس کا انجام بخیر ہوا۔ اگرچہ کسی انسان کو آخری گھڑی کا علم نہیں تاہم اُس پر کوشش اور سعی فرض ہے۔ اس لئے اپنی ہمتوں کے مطابق خدمتِ دین میں لگے رہو اور اپنے اندر نیک تبدیلی پیدا کرتے چلے جاؤ۔ تا رضائے الٰہی کے مقام کو حاصل کر سکو۔

اس کے بعد آپ نے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایک خطبہ عید الاضحیہ مطبوعہ الفضل مورخہ ... پڑھ کر سنایا۔ اور آخر میں اسلام و احمدیت کی ترقی، سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت اور سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے دعا کی تحریک کی۔ اسی طرح خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بعض افراد جو مختلف عوارض میں مبتلا ہیں ان سب کی کامل صحت یابی کے لئے احباب کو دعا کرنے کی تحریک کی۔

اس موقعہ پر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے عید پر مبارکباد اور دعا کا تار ارسال فرمایا۔ محترم صاحبزادہ صاحب نے حضرت ممدوح کا یہ پیغام بھی احباب جماعت تک پہنچایا۔ (اور باقی صفحہ ۱۲ پر)

قادیان میں جماعت احمدیہ کا چھیاسٹھواں

سالانہ جلسہ ۱۹۵۷ء

۶-۷-۸ اکتوبر ۵۷ء کو منعقد ہوگا

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ قادیان میں جماعت احمدیہ کا چھیاسٹھواں سالانہ جلسہ ۶-۷-۸ اکتوبر کو یعنی دسہرہ کی تاریخوں کے مطابق منعقد ہوگا۔ جملہ پریذیڈنٹ و امراء صاحبان اور مبلغین سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ اسکی اطلاع جماعتوں کو پہنچا کر تحریک کریں۔ کہ زیادہ سے زیادہ دوست اس روحانی اجتماع سے مستفید ہونے کے لئے قادیان تشریف لائیں۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۵ جولائی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق مظہر ہے کہ:-

حضور کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

اخبار احمدیہ ربوہ ۶ جولائی، حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کو کل پچھلے پہر حرارت کچھ زیادہ ہو گئی اب درد نقرس اور حرارت میں کچھ افاقہ ہے۔ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا آجکل شدید کالی کھانسی کے عارضہ میں مبتلا ہیں۔ آپ کی عام صحت بھی عرصہ سے کمزور چلی آرہی ہے محترمہ سیدہ ام وسیم احمد صاحبہ بھی ذیابیطس اور ہائی بلڈ پریشر کے عارضہ سے علیل ہیں۔ ان سب مبارک وجودوں کی کامل شفایابی کے لئے احباب جماعت خاص طور پر دعائیں فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے جلد صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدیم صحابی

حضرت بھائی عبدالرحیم صاحب رضی اللہ رحلت فرما گئے

اناللہ و انا الیہ راجعون۔

ربوہ ۹ جولائی۔ نہایت افسوس کیساتھ احباب جماعت تک یہ خبر پہنچائی جاتی ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قدیم صحابی حضرت بھائی عبدالرحیم صاحب (سابق جگت سنگھ) ربوہ میں رحلت فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اخبار بدر کی کاپی پریس میں جا رہی تھی کہ ربوہ سے خان صاحب مولوی فرزند علی خان صاحب کی حسب ذیل تار بنام امیر جماعت احمدیہ قادیان موصول ہوئی:-

حضرت بھائی عبدالرحیم صاحب وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

حضرت بھائی عبدالرحیم صاحب پر مورخہ ۱۰-۷-۵۷ کو قادیان میں فالج کا حملہ ہوا۔ اور اسی عارضہ سے بالآخر اپنے مالک حقیقی کے پاس جا پہنچے۔ تقسیم ملک کے بعد آپ سن ۴۸ء میں درویشانہ زندگی گزارنے کے لئے دار الامان تشریف لے آئے تھے۔ فالج کے حملہ کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی اجازت سے آپ جولائی ۵۲ء میں قادیان سے ربوہ تشریف لے گئے۔ آپ کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دست مبارک پر مشرف باسلام ہونے کی سعادت حاصل ہوئی۔ آپ نے ابتدائی عمر میں ہی نہ صرف اسلامی علوم کی تحصیل کی بلکہ روحانیت میں بھی غیر معمولی ترقی کی اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ صاحب کشف والہام تھے۔ اور اسلام کی حقیقی جاگتی تصویر۔ آپ کی وفات جماعت کے لئے بہت بڑا صدمہ ہے اس موقعہ پر ادارہ بدر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں اظہار تعزیت کرتے ہوئے نہایت ادب سے دعا کی درخواست کرتا ہے کہ ایسے بزرگان کے انتقال فرما جانے سے جو عظیم خلا پیدا ہو رہا ہے اللہ تعالیٰ اسے اپنے فضل سے پُر فرمائے۔ اور جماعت کے نوجوانوں کو اپنے پیشرو بزرگان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے۔ نیز ادارہ بدر آپ کے لواحقین کے ساتھ گہرے رنج کا اظہار کرتے ہوئے دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب کا حامی و ناصر ہو اور انہیں حضرت بھائی جی کے نمونہ پر عمل کرنے کی توفیق دے آمین۔

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پبلشر نے راما آرٹ پریس میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۱۱ر جولائی ۱۹۵۷ء

حجۃ الوداع کا خطبہ

آج سے ٹھیک ۱۳۶۶ سال کا واقعہ ہے۔ جبکہ سنہ ۱۰ ہجری میں حضرت سرور کائنات صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک لاکھ چوبیس ہزار پروانوں سمیت حج بیت اللہ کی غرض سے مکہ کی سرزمین کی طرف روانہ ہوئے۔ یہ بھی کیا عجیب نظارہ تھا۔ کہ چند سال قبل اس میدان میں آپ کی یہ حالت تھی کہ آپ کلمۃ الحق کے پہنچانے کے لئے لوگوں میں تن تنہا پھرتے تھے۔ اور کوئی آپ کی بات کی طرف کان نہیں دھرتا تھا جس مجمع میں آپ جاتے لوگ آپ کو دلآزار کلمات کہہ کر واپس کر دیتے تھے۔ جو کوئی نیکی کی ہدایت کرتے تھے وہ درشت الفاظ سے آپ کو خطاب کرتا تھا۔ مگر آج یہ حالت تھی کہ اتنا بڑا مجمع آپ کی غلامی کو اپنے لئے فخر محسوس کر رہا تھا!

اس حج میں آپ نے اپنی اونٹنی پر سوار ہو کر ایک عظیم الشان مشہور تاریخی خطبہ ارشاد فرمایا۔ آپ نے سب کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:-

"اے لوگو! یاد رکھو جیسا کہ یہ دن اور یہ مہینہ حرمت والا ہے اسی طرح تمہارے جان ومال ایک دوسرے پر حرام ہیں"۔

"یہ باتیں جو میں تمہیں کہہ رہا ہوں تم میں سے ہر ایک موجود شخص کا فرض ہے۔ وہ ان لوگوں کو پہنچا دے جو اس جگہ حاضر نہیں"۔

"یاد رکھو تم سے تمہارے اعمال کے متعلق سوال کیا جائے گا۔

اے لوگو آج شیطان اس بات سے مایوس ہو گیا ہے۔ کہ پھر کبھی اس کی پرستش اس زمین میں کی جائے سوائے اس کے کہ چھوٹے چھوٹے امور میں اس کی اطاعت کی جائے گی

"اے لوگو! عورتوں کا تم پر حق ہے جیسا کہ تمہارا عورتوں پر حق ہے۔ وہ تمہارے ہاتھوں میں خدا تعالےٰ کی امانت ہیں۔ پس تم اُن سے نیک سلوک کرو۔ اور دیکھو غلاموں کا بھی خیال رکھو۔ وہ خوراک جو تم خود کھاتے ہو ان کو کھلاؤ۔ اور وہ پوشاک جو تم خود پہنتے ہو، اُن کو بھی پہناؤ"

"اے لوگو! اچھی طرح سے سن لو کہ ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے اور تم سب ایک ہی سلسلہ اخوت میں منسلک ہو کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں ہے کہ وہ دوسرے کے مال میں بغیر اجازت تصرف کرے"۔

اگرچہ یہ روح پرور خطبہ کافی لمبا ہے۔ اور بہت سی قیمتی نصائح کا حامل ہے۔ مگر ہم نے بطور مثال چند امور کو نقل کیا ہے۔ ہر سال حج آتا ہے اور چلا جاتا ہے۔ مگر ہر سال ہی گویا یہ تاریخی خطبہ ہر سچے مسلمان کو ایک نیا سبق دے جاتا ہے۔ اور ہر زمانہ کے مسلمانوں کے لئے یکساں طور پر مفید اور مشعل راہ کا کام دیتا ہے۔

ایک دفعہ پھر ان الفاظ کو پڑھئے اور سوچئے۔ آج کروڑوں کی تعداد میں امتِ مسلمہ کے افراد روئے زمین پر آباد ہیں مگر کتنے ہیں جو ان باتوں پر عمل کرتے ہیں کتنے ہیں جو اپنے محبوب آقا کی آخری نصیحت کو دل میں جگہ دیتے ہیں۔ آج بڑے بڑے سیاستدانوں۔ فلاسفروں ادیبوں وغیرہ کی باتوں کو زیادہ وقعت دی جاتی ہے۔ حالانکہ وہ باتیں جو اس صادق ومصدوق کی زبان سے نکلیں وہ انسانی زندگی کی کایا پلٹ دینے والی ہیں۔ اُن کا ذاتی تجربہ اُسی زمانہ کے خوش نصیبوں نے کیا اور اُن کی شعاعیں آج بھی ہمارے لئے رشد وہدایت کا سامان رکھتی ہیں۔

ذرا انہیں باتوں کو ایک ایک کر کے سوچئے کس قدر حقائق ومعارف کے دریا بہہ رہے ہیں۔ اور ہم آب حیات کے کس قدر چشمے پھوٹ رہے ہیں۔ آج تمام عالم کے معاہدے کئے جا رہے ہیں۔ تا دُنیا اُس خوفناک جنگ کے نتائج سے امن میں رہے جس کے خطرات اس کے سر پر منڈلا رہے ہیں۔ لیکن سوچنا چاہیئے کہ یہ خطرات پیدا ہی کیونکر ہوئے اس لئے کہ انسان نے اپنے بنی نوع کے مقام کو نہ پہچانا۔ اور اُن کو وہ حقوق نہ دیئے جو اس کی برادری سے اُسے حاصل تھے۔ ایک شخص نے دوسرے کے مال و دولت کو ہر جائز و ناجائز رنگ میں ہتھیانے کی کوشش کی۔ اور آج ساری دنیا میں باوجود امن کی پکار کے امن عنقا ہے۔

اگرچہ انسانیت کے محسن اعظم نے آج سے قریباً پونے چودہ سو سال پہلے ہی اسکے لئے امن کا رستہ بتا دیا تھا مگر افسوس کہ وہ ان باتوں کے سننے والے نہ ہوئے۔ لیکن وقت آتا ہے۔ جب اس کی قدر وقیمت پہچان لی جائے گی اور آپ کے بیان فرمودہ ہدایات پر عمل پیرا ہونے میں ہی سعادت سمجھی جائے گی۔ انشاء اللہ۔

"چونویں پھول" (گورمکھی)

(Selected Flowers)

نظارت ہذا کی طرف سے　　صفحات کی کتاب گورمکھی زبان میں چار ہزار کی تعداد میں چھپ کر تیار ہوئی ہے۔ اس کتاب میں مستند تاریخی حوالجات سے بہت سا مواد جمع کیا گیا ہے جس کی غرض یہ ہے کہ ہمارے سکھ بھائیوں کے ایک طبقہ میں مسلمانوں کے جو بعض تاریخی غلط فہمیاں پیدا ہوئی ہیں ان کا ازالہ کیا جائے۔ اور باہمی محبت اور بھائی چارے کے جذبات پیدا کئے جائیں۔ کیونکہ ہمارے بھارت کے موجودہ حالات میں تمام قوموں کے باہمی اتحاد واتفاق کے لئے ایسا کرنا بہت ضروری ہے اور ہماری جماعت جو ساری قوموں کے درمیان رواداری۔ محبت اور اخوت پیدا کرنے کی علمبردار ہے اس کا فرض ہے کہ ایسا لٹریچر شائع کرتی رہے۔ جو اس اہم غرض کو پورا کرے۔ سو الحمد للہ یہ کتاب چھپ کر تیار ہوئی ہے۔ اور اس پر بارہ سو روپیہ سے زائد خرچ آیا ہے۔

جماعتہائے احمدیہ بھارت سے درخواست کی جاتی ہے۔ کہ وہ گورمکھی دان سکھ اور ہندو دوستوں کے لئے یہ کتاب نظارت ہذا سے طلب فرمائیں۔ اور یہ بھی درخواست ہے کہ چونکہ کتب کی ترسیل کے نظارت کے پاس بجٹ کمی ہے۔ اس لئے جو جماعتیں اخراجات ڈاک برداشت کرنے کی توفیق رکھتی ہوں۔ وہ آرڈر بھجواتے وقت یا تو اخراجات ڈاک کے لئے رقم ارسال فرماویں یا لکھیں کہ اخراجات ڈاک کی رقم میں ان کو کتب وی۔ پی بھجوادی جائیں۔ جو جماعتیں اور دوست استطاعت نہ رکھتے ہوں ان کو کتب بالکل مفت بھجوائی جائیں گی۔ فی کتاب بذریعہ بک پوسٹ بھجوانے پر قریباً ساڑھے تین آنے خرچ آئیں گے اور رجسٹری بھجوانے کی صورت میں نو آنے زائد خرچ ہوگا۔

اس کتاب کی تدوین وترتیب اور اشاعت کے تمام مراحل محترم مولوی برکات احمد صاحب راجیکی بی۔ اے (ناظر امور عامہ قادیان) کے مرہون منت ہیں۔ اور نظارت ہذا اس موقعہ پر ان کا شکریہ ادا کرنا اپنا فرض سمجھتی ہے اور اللہ تعالےٰ سے ان کو جزائے خیر عطا فرمائے۔　　مولوی صاحب موصوف کے علاوہ مکرم مولوی بشیر احمد صاحب کام گیانی نے اس کتاب کے پروف دیکھنے اور اس کی درستی میں تعاون کیا نظارت ان کی بھی ممنون ہے اور ان کے حق میں بھی احباب جماعت سے دعا کی درخواست کرتی ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

(ناظر دعوت وتبلیغ قادیان)

واشنگٹن میں اسلامی ثقافتی مرکز

حال ہی میں ساٹھ لاکھ روپے کی لاگت سے تعمیر شدہ اسلامی ثقافت کا مرکز واشنگٹن (امریکہ) میں قائم کیا گیا ہے جس کے اخراجات کو تمام مسلم ممالک نے مل کر اٹھایا۔ اس کا افتتاح امریکہ کے صدر مسٹر آئزن ہاور نے کیا اور اپنی افتتاحی تقریر میں اسلامی خوبیوں کا اعتراف کرتے ہوئے کہا:-

"اسلام نے دنیا کو علم سائنس طب اور دوسرے علوم کی شاندار خدمات انجام دی ہیں۔ اور دنیا نے اسلامی روایات اور قدروں سے پورا فائدہ اٹھایا ہے۔ اگر امریکنوں اور مسلمانوں کے درمیان اچھے روابط کے ساتھ مفاہمت کی مضبوط بنیاد قائم ہو جائے تو یہ مفاہمت نوع انسان کی فلاح کا احترام پیدا کرے گی۔ اور بین الاقوامی تعلقات زیادہ استوار ہو جائیں گے"۔

کہا جاتا ہے کہ امریکہ کی یہ سیاسی چال ہے جس سے اس کا منشاء اسلامی ممالک بالخصوص مشرق وسطیٰ میں اپنے اثر ورسوخ کو بڑھانا ہے لیکن ہم جانتے ہیں کہ اسلام کے غلبہ کے یہ سارے حالات اسلام کی ترقی اور اس کی سربلندی کے لئے غیب سے پیدا کئے ہیں۔ ان لوگوں کے ارادے اور نیتیں خواہ کچھ ہوں اُن کے مقاصد خواہ سو فیصدی سیاسی اقتدار حاصل کرنے کے ہوں پھر بھی اسلام اپنے ذاتی اثر ونفوذ کے لحاظ سے انہیں میں سے اپنے جاں نثار کھینچ لائے گا جو دل سے اس کے معترف ہوں گے۔ اور بالآخر قرآن کی تعلیم اسلام کی خدمت گذار ہوں گی۔ ذرا غور کیجئے: یہ انقلاب کیا کچھ کم ہے کہ کسی وقت مسیحی دنیا کے نزدیک اسلام ہر قسم کے اعتراضات کا نشانہ بنا ہوا تھا۔ اس کی تمام تر توجہ اسلام کو بدنام کرنے میں صرف ہوتی تھی مگر اب مغربی خیالات کا کانٹا بدل رہا ہے (باقی صفحہ پر)

ایک سوال اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کا جواب

سوال

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

سیدنا وامامنا ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعض لوگوں نے سوال کیا ہے کہ الفضل مورخہ ۲۸؍ اکتوبر ۱۹۵۱ء میں حضور کا ایک مضمون شائع ہوا ہے جس میں لکھا ہے کہ جب خارجیوں نے جو پہلے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے تعلق رکھتے تھے یہ کہا کہ ہم آپ کو خلافت سے معزول سمجھتے ہیں تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہزاروں ہزار مسلمانوں کو اس مسئلہ پر قتل کر کے رکھ دیا۔ یہ حضور کی تمام بیان کردہ تعلیم کے بھی خلاف معلوم ہوتا ہے اور تاریخ کے بھی خلاف معلوم ہوتا ہے میں ادب سے دریافت کرنا چاہتا ہوں۔ کہ اس کا کیا جواب ہے۔

خادم۔ ابو المنیر نور الحق ربوہ

۵۷-۷-۲

جواب

جن لوگوں نے آپ سے یہ بات کہی ہے انہوں نے یا تو مضمون کو غور سے نہیں پڑھا یا تاریخ کا کبھی مطالعہ نہیں کیا۔ یہ مضمون ۱۹۵۱ء میں شائع ہوا ہے جس پر قریباً چھ سال گذر چکے ہیں تعجب ہے کہ اب تک وہ خاموش رہے۔ اور اب ان میں سے کسی نے یہ اعتراض کیا ہے۔ جو اس بات کی صاف دلیل ہے۔ کہ وہ حقیقت کو سمجھتے تھے۔ صرف یہ چاہتے تھے۔ کہ کچھ لمبا وقت گذر جائے اور لوگ بھول جائیں تو ہم اعتراض کریں۔ حقیقت یہ ہے کہ خلافتیں دو قسم کی ہوا کرتی ہیں۔ ایک وہ خلافت جس کے ساتھ بادشاہت ہوتی ہے۔ جیسا کہ قرآن کریم میں حضرت داؤد علیہ السلام کی خلافت کا ذکر ہے۔ یا جیسا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد چار خلفاء ہوئے اور ایک وہ خلافت جو مسیح موعودؑ کے بعد شروع ہوئی۔ جس میں پہلے خلیفہ حضرت مولوی نور الدین صاحبؓ تھے۔ اور دوسرا خلیفہ میں ہوں۔ یہ خلافت خالص روحانی ہے۔ اس میں بادشاہت کی کوئی آمیزش نہیں بلکہ دونوں خلیفہ اور ان کے مرید اپنے اپنے وقت میں کسی نہ کسی حکومت کی رعایا رہے ہیں۔ پہلے حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ انگریزوں کی رعایا تھے۔ اور اسی طرح آپ کے مرید بھی۔ اور ۱۹۴۷ء تک یہی میرا حال تھا۔ ۱۹۴۷ء سے پاکستان بنا ہے۔ اور میں بھی اور میرے مرید بھی پاکستان کی رعایا ہو گئے۔ اور پاکستان سے باہر جو میرے مرید ہیں وہ اپنی اپنی حکومتوں کی رعایا ہیں۔ اور ان میں سے کوئی بھی بادشاہت کا مدعی نہیں۔ حالانکہ جس واقعہ کی طرف اس جگہ اشارہ کیا گیا ہے۔ وہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نہ صرف روحانی خلیفہ تھے۔ بلکہ ساتھ ہی بادشاہ بھی تھے۔ جیسا کہ حضرت داؤد علیہ السلام تھے۔ صرف فرق یہ ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام نبی اور بادشاہ تھے۔ جیسا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت علی رضی اللہ عنہ بادشاہ اور خلیفہ تھے۔ جیسا کہ یوشع بن نون حضرت موسےٰؑ کے بعد تھے۔ حضرت آدم علیہ السلام کی بات پوری واضح نہیں۔ قرآن کریم نے ان کا نام خلیفہ بتایا ہے۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام نبی بھی رکھا ہے۔ پس اگر اس حدیث کو صحیح سمجھا جائے۔ تو حضرت آدمؑ بھی حضرت داؤدؑ کی طرح نبی اور خلیفہ تھے۔ مگر تاریخی لحاظ سے ہم یہ بات یقینی طور پر نہیں کہہ سکتے۔ کہ وہ بادشاہ تھے یا نہیں۔ ہاں قرآن سے اس قسم کا اشارہ نکلتا ہے۔ لیکن خلافت احمدیہ ان میں سے کسی قسم کی خلافت نہیں۔ نہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نبی اور بادشاہ ہیں۔ اور نہ خلیفہ اور بادشاہ ہیں۔ بلکہ محض روحانی خلیفہ ہیں جس کو بادشاہی اختیاروں میں سے کوئی اختیار واصل نہیں ہوتا۔ پس ہر ایک معاملہ میں ان کا قیاس پہلے خلفاء کے ساتھ نہیں کیا جا سکتا۔ پہلے خلفاء علاوہ نبوت اور خلافتِ روحانیہ کے بادشاہت بھی رکھتے تھے۔ اس لئے جو ان سے بغاوت کرتا تھا۔ وہ صرف خلافت سے بغاوت نہیں کرتا تھا۔ بلکہ بادشاہت سے بھی بغاوت کرتا تھا۔ اور بادشاہ اپنے باغیوں سے لڑا ہی کرتے ہیں۔ لیکن محض روحانی خلیفوں کا یہ حال نہیں وہ تو کسی دوسری حکومت کے تابع ہوتے ہیں۔ جیسا کہ حضرت خلیفہ اول تھے اور میں ہوں۔ ہماری جماعت میں سے اگر کوئی شخص قانونِ حکومت کو اپنے ہاتھ میں لے۔ تو وہ یقیناً مجرم ہوگا۔ اور قابل سزا۔ حکومت کے سامنے بھی اور خدا تعالیٰ کے سامنے بھی۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کی بھی یہی تعلیم ہے کہ حکومتِ وقت اور رائج قانون کی اطاعت کرو۔ لیکن جو کچھ اس مضمون میں ہے وہ صرف یہ ہے کہ جب کوئی خلیفہ بادشاہ بھی ہو اور اس کی رعایا کا کوئی حصہ اس کے قانون کے ماننے سے انکار کر دے تو اس کو حق ہوتا ہے کہ وہ اپنے باغیوں سے لڑے جیسا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کیا۔ بلکہ تاریخ سے پتہ لگتا ہے کہ خوارج نے پہلے حملہ کیا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دفاعی جنگ کی بلکہ بعض تاریخوں سے پتہ لگتا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ خوارج کی بغاوت کے اعلان کے بعد کئی دنوں تک خوارج کا انتظار کرتے رہے کہ وہ آکر ان سے معافی مانگ لیں لیکن جب انہوں نے انکار کیا۔ بلکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اکا دکا افسروں کو پکڑ کے قتل کرنا شروع کیا۔ تب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کا مقابلہ کیا۔ یعنی بادشاہ ہوتے ہوئے بھی خلافت سے بغاوت کرنے والوں کو ڈھیل دی۔ تا لوگوں پر ثابت ہو جائے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے محض خلافت روحانیہ سے بغاوت پر خوارج کو سزا نہیں دی تھی۔ بلکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بادشاہت کی حیثیت سے بغاوت اور آپ کے افسروں کو قتل کرنے کی وجہ سے خوارج کو سزا دی تھی۔ پس اس مضمون سے کسی قسم کی غلط فہمی کا امکان نہیں۔ اس مضمون میں ایک ایسی مثال دی گئی ہے۔ جو خلافت احمدیہ پر چسپاں نہیں ہوتی۔ کیونکہ وہ خالص روحانی ہے اور اسلام کے پہلے خلفاء بشمولیت حضرت علی رضی اللہ عنہ خالص روحانی خلفاء نہیں تھے۔ بلکہ ساتھ ہی بادشاہ بھی تھے۔

یہ امر بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ آج سے اڑتیس سال پہلے رسالہ تشحیذ الاذہان بابت ماہ جولائی ۱۹۱۹ء کے صفحہ ۲ پر بھی میری طرف سے یہ تشریح شائع ہو چکی ہے کہ شریعت کی مقرر کردہ سزا دینے کا حق اسلامی سلطنت میں بھی صرف بادشاہ اور اس کے مقرر کردہ حاکم ہی کو ہوتا ہے یہ نہیں کہ جو شخص چاہے اپنے طور پر سزا دے دے۔ اس طرح تو امن قائم نہیں رہ سکتا۔

مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی ۵۷/۷/۲

میری ایک آخری وصیت

از حضرت مسیح موعود علیہ السلام بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"اے میرے دوستو! اب میری ایک آخری وصیت کو سنو اور ایک راز کی بات کہتا ہوں اس کو خوب یاد رکھو کہ تم اپنے ان تمام مناظرات کا جو عیسائیوں سے تمہیں پیش آتے ہیں پہلو بدل لو اور عیسائیوں پر یہ ثابت کر دو۔ کہ در حقیقت مسیح ابن مریم ہمیشہ کے لئے فوت ہو چکا ہے۔ یہی ایک بحث ہے جس میں فتح یاب ہونے سے تم عیسائی مذہب کی روئے زمین سے صف لپیٹ دو گے۔ تمہیں کچھ بھی ضرورت نہیں کہ دوسرے لمبے لمبے جھگڑوں میں اپنے اوقاتِ عزیزہ کو ضائع کرو۔ حضرت مسیح ابن مریم کی وفات پر زور دو۔ اور پر زور دلائل سے عیسائیوں کو لاجواب اور ساکت کر دو گے اور عیسائیوں کے دلوں میں نقش کر دو گے تو اس دن تم سمجھ لو۔ کہ آج عیسائی مذہب دنیا سے رخصت ہوا۔ یقیناً سمجھو کہ جب تک ان کا خدا فوت نہ ہو۔ ان کا مذہب بھی فوت نہیں ہو سکتا۔ اور دوسری تمام بحثیں ان کے ساتھ عبث ہیں۔ ان کے مذہب کا ایک ہی ستون ہے۔ اور وہ یہ کہ اب تک مسیح ابن مریم آسمان پر زندہ بیٹھا ہے اس ستون کو پاش پاش کرو۔ پھر نظر اٹھا کر دیکھو کہ عیسائی مذہب دنیا میں کہاں ہے چونکہ خدا تعالیٰ بھی چاہتا ہے کہ اس ستون کو ریزہ ریزہ کرے اور یورپ اور ایشیا میں توحید کی ہوا چلاوے۔ اس لئے اس نے مجھے بھیجا اور میرے پر اپنے خاص الہام سے ظاہر کیا کہ مسیح ابن مریم فوت ہو چکا ہے۔ چنانچہ اس کا الہام یہ ہے کہ مسیح ابن مریم رسول اللہ فوت ہو چکا ہے۔ اور اس کے رنگ میں ہو کر وعدہ کے موافق تو آیا ہے۔ وکان وعد اللّٰہ مفعولا انت معی وانت علی الحق المبین انت مصیب ومعین للحق۔"

(ازالہ اوہام جلد دوم صفحہ ۵۶۱)

زکوٰۃ کی ادائیگی اسی طرح فرض قرار دی گئی ہے جس طرح نماز کی ادائیگی۔ اور اس کی پرسش بھی اسی طرح ہوگی جس طرح نماز کی۔

ایک معزز غیر احمدی دوست کے بعض سوالات کے جوابات

(از مکرم مولوی عبدالحق صاحب فاضل مبلغ بھاگلپور (بہار))

(۱)

ایک معزز غیر احمدی دوست نے چند سوالات مکرم مولوی صاحب کی خدمت میں بھیج کر بذریعہ اخبار ان کے جوابات طلب کئے ہیں۔ اس لئے ان کی خواہش کے مطابق مکرم مولوی موصوف کی طرف سے جوابات مع سوالات شائع کئے جاتے ہیں۔

سوال

"آپ باور کریں کہ مذہبی اخبارات جب اظہارِ حقیقت میں مناظرانہ طریقہ اختیار کر لیتے ہیں۔ اور اس کا مقصد بجز اپنی اور فریق کی شکست کے اور کچھ نہیں رکھتے تو مجھ کو ایسے اخبارات کو پڑھ کر صدمہ گذرتا ہے۔ متقدمین علماء جب بحث کرتے تھے۔ تو مقصد فریق کو شکست دینا نہیں رکھتے تھے بلکہ عند اللہ اظہارِ حقیقت کی کوشش کرتے تھے۔ اور اگر حق فریق کی جانب ہوتا تھا۔ تو اس کو تسلیم کرنے میں انہیں ذرہ باک نہ ہوتا تھا۔ میں ایسی ہی روش کا موجودہ دور میں متمنی ہوں مگر یہ عنقا نظر آتا ہے۔ مثال کے طور پر آپ اخبار الفضل مورخہ ۱۳ر جون ۶۸ء کو لے لیں۔ اس میں "عزلِ خلفاء کا ناپاک عقیدہ" کے عنوان سے جو مضمون لکھا گیا ہے۔ اس کا مقصد بجز موجودہ خلیفہ قادیان کو عہدہ خلافت کا جو کن بن جانے میں حق بجانب ثابت کرنے کے اور کچھ نہیں معلوم ہوتا۔ اگر اسی عنوان سے شخصیت کو بالا رکھ کر صرف علمی نقطۂ نگاہ سے مضمون لکھا جاتا۔ تو بہت زیادہ بہتر ہوتا۔ اور ہر شخص کو اپنے اظہارِ خیال کے بلا کسی خاص خلیفہ کے ناخوشی کے خوف کے موقعہ ملتا۔ اور کسی کو کسی جانب سے تلخ کلامی کا شکوہ کرنے کا موقعہ نہ ہوتا۔ یہ صرف علمی قسم کی بحث ہوتی اور پڑھنے والے خود فیصلہ کر لیتے کہ حق کس جانب ہے"۔

الجواب

اظہارِ حقیقت میں آپ کو بشرح صدر کہہ سکتا ہوں کہ ہماری غرض محض اظہارِ حقیقت ہی ہوتی ہے۔ جس کا ثبوت یہ ہے کہ ہماری جماعت مناظرانہ طریق سے عموماً اجتناب کرتی ہے۔ کیونکہ یہ طریق احقاقِ حق کے لئے زیادہ مفید و مؤثر ثابت نہیں ہوتا۔ اگرچہ بعض اوقات بعض سعید روحوں کو اس طریق سے بھی ہدایت نصیب ہو جاتی ہے۔ لیکن اظہارِ حقیقت کے اس طریق سے بہت کم لوگ فائدہ اٹھاتے ہیں یہی وجہ ہے کہ انبیاء علیہم مناظرانہ مباحثہ کی اپنی طرف سے ابتداء نہیں کرتے بلکہ اس کی ابتداء مخالفین کی طرف سے ہوئی ہے۔ جیسا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مناظرہ کا قرآن کریم میں واقعہ بیان کیا گیا ہے۔ جبکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام فرعون اور اس کے ساتھیوں کو اظہارِ حقیقت کے مقصد کے تحت تبلیغ کر رہے تھے۔ لیکن جب مخالفین نے مناظرہ کی طرح ڈالی۔ تو قرآن کریم میں آتا ہے قَالَ الْقُوا الخ یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فریق مناظر کو فرمایا پہلے تم ڈالو۔ اسی طرح ہماری جماعت کا بھی یہی طریق ہے کہ موعظہ حسنہ کو ملحوظ رکھتے ہوئے پُرامن فضاء میں تبادلہ خیالات کے ذریعہ سے تبلیغ اور اظہارِ حقیقت کرتی رہتی ہے۔ مگر جب فریق مقابل مناظرہ پر اُتر آتا ہے اور اُس کے لئے چیلنج کرتا ہے۔ تو ضروری شرائط طے کر کے اسے قبول کرنا ہمارے لئے ناگزیر ہو جاتا ہے۔ تاکہ اتمامِ حجت کا کوئی پہلو بھی ادھورا نہ رہے۔ اور اس طور سے مناظر کرنا سنتِ انبیاء ہے۔ جیسا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کے ساحروں کے ساحروں کے ساتھ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے مسجد نبوی میں نجران کے عیسائیوں کے ساتھ مناظرہ کیا۔ لہذا مناظرہ بھی اظہارِ حقیقت کا یقیناً ایک ذریعہ ہے۔ البتہ اس کے لئے سنتِ انبیاء کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے جسے ہماری جماعت ملحوظ رکھتی ہے۔

عنقا آپ کی تحریر کا جہاں تک اس بات سے تعلق ہے کہ مباحثہ کا مقصد فریق ثانی کو شکست دینا نہیں بلکہ عند اللہ اظہارِ حقیقت ہونا چاہئیے۔ اور اگر حق فریق کی جانب ہو۔ تو اسے تسلیم کر لینا چاہئیے۔ مجھے اس سے پورا پورا اتفاق ہے۔ اور ہر دیانتدار شخص کو ایسا ہی کرنا چاہیئے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی آپ ایک منفی قسم کی دلیل دیتے ہوئے فرماتے ہیں۔ کہ "میں ایسی ہی روش کا موجودہ دور میں متمنی ہوں۔ مگر یہ عنقا نظر آتا ہے"۔ آپ منفی دلیل دے کر اس وقت تک اپنی ذمہ داری سے عہدہ برآ نہیں ہو سکتے جبتک کہ مثبت پہلو کو بھی بیان نہ کریں کیونکہ اسلام ایک زندہ۔ کامل اور اکمل مذہب ہے۔ اور اس خیرامت کے لئے یہ بشارت مخبر صادق علیہ السلام نے دی ہے کہ میری امت کا ایک گروہ ضرور حق پر قائم رہے گا۔ لہذا آپ کو ملت اسلامیہ میں سے ایک ناجی گروہ کو تلاش کرنا پڑے گا۔ ورنہ کوئی شخص سب کو جھوٹا کہہ کر یا جھوٹا ثابت کر کے خود سچا نہیں ہو سکتا۔ جبتک کہ اپنی صداقت کو بالمقابل بیان نہ کرے۔ آپ کی چٹھی میں اکثر منفی پہلو ہی بیان کیا گیا ہے۔ لہذا اس میں مثال کے ذریعہ سے آپ کی خدمت میں درخواست کروں گا۔ کہ آپ ٹھنڈے دل سے اس مخصوص پہلو پر بھی غور فرما دیں گے۔

جملہ معترضہ مجھے افسوس ہے کہ آپ نے الفضل کے ایک مضمون پر اعتراض کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق بسیٔ اخلاق سے گرا ہوا ایک ایسا بے تُک جملہ استعمال کیا ہے۔ جس سے آپ کے دعاوی کی حقیقت خود بخود آشکار ہو جاتی ہے۔ کیونکہ جب کوئی شخص اپنے مدمقابل کے پیشوا اور امام کے متعلق اس قدر حقارت آمیز جذبات کا اظہار کر کے اپنے بغض اور تعصب کا برسرِ عام مظاہرہ کر دیتا ہے۔ تو اس وقت وہ اخلاقی دائرہ سے باہر ہو جاتا ہے۔ اور اس سے اس "روش" کی امید رکھنا جس کے آپ خود "متمنی" ہیں ایک غیر ممکن ممتنع اور محال امر ہے۔ میں نے آپ کے اس جملہ پر خط کشید کر دیا ہے آپ خود غور کر سکتے ہیں۔ خیر یہ ایک جملہ معترضہ تھا۔ اب اصل مضمون کی طرف عود کر کے لکھتا ہوں کہ:-

عزلِ خلفاء آپ نے الفضل کے ایک مضمون بعنوان "عزلِ خلفاء کا ناپاک عقیدہ" بتاریخ ۱۳ر جون پر یہ الزام لگایا ہے کہ اس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خلافت کو حق بجانب ثابت کرنے کے سوا کچھ نہیں ہے۔ حالانکہ ۱۳ر جون کے مضمون میں رسول مقبول حضرت ابوبکر صدیق رضؓ حضرت عثمان رضؓ اور حضرت علی رضؓ جیسے مسلمہ بزرگان اسلام کے اقوال و افعال سے اس چیز کو بحوالہ وبالوضاحت ثابت کیا گیا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے ہی خلیفہ بنانا ہے۔ اس لئے کوئی انسان خدا تعالےٰ کے مقرر کردہ خلیفہ کو معزول نہیں کر سکتا اور اس امر کی تائید و تصدیق کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے اقوالِ گرامی پیش کئے گئے ہیں۔ اور اس کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی خلافت حقہ کے لئے استشہاداً طور پر بیان کیا گیا ہے۔ اور پھر حضور کے بابرکت دور میں تبلیغ اسلام کا اکناف عالم میں قیام اور اس کے بہترین تکمیل نیز خلافتِ ثانیہ کی دوسری برکات کو پیش کر کے اظہارِ حقیقت کی دلائل بینہ سے تکمیل کی گئی ہے۔ چونکہ خلیفہ کے عزل کا سوال اس کی زندگی میں ہی پیدا ہوا کرتا اور ہو سکتا ہے۔ اس لئے دورِ حاضرہ کے خلیفہ کا وجود خود بخود زیرِ بحث آ جایا کرتا ہے۔ ورنہ اسلام کا اس نظریہ سے دور کا بھی تعلق نہیں ہے کہ مسلمانوں کے لیڈر پر جس قسم کے مخالفین چاہیں جھوٹے اور افتراء سے گند اچھالتے رہیں اور مسلمان اس کی عقلی اور نقلی دلائل سے تردید نہ کریں اس خوف سے کہیں شخصیت زیرِ بحث آ جائے۔ اسلام کا تو ہر اصول پر حکمت ہے۔ لیکن یہ نظریہ تو کوئی عام عقل کا مالک انسان بھی نہیں رکھ سکتا کہ اس کے باپ یا دوسرے بزرگوں پر فریق مخالف جھوٹے الزامات لگاتا رہے۔ اور وہ اس بات کو تو یہ کہہ کر ٹال دے کہ "ہمیں شخصیت سے بالا رہ کر اظہارِ حقیقت کرنا ہے"۔ اور ادھر اُدھر کی باتیں کرتا رہے۔

ناخوشی کا خوف آپ تحریر فرماتے ہیں ہر شخص کو اپنے اظہارِ خیال کا بلا کسی خاص خلیفہ کی ناخوشی کے خوف کے موقعہ ملتا ہے۔

مجھے آپ کا یہ جملہ پڑھ کر تعجب ہوا۔ کیونکہ موجودہ صورت میں تو خلیفہ وقت کے ہاتھ میں کوئی مادی حکومت بھی نہیں۔ جس کے خوف کی وجہ سے مخالفین اظہارِ خیال نہ کر سکتے ہوں بلکہ مخالفین کے اخبار و رسائل اور کتب اس بات پر شاہد ہیں کہ وہ ہر جائز و ناجائز ذرائع اختیار کر کے خلافتِ حقہ کے حصارِ عافیت پر حملہ آور ہیں اور ہوتے رہتے ہیں۔ وہ تحریر و تقریر میں جھوٹ افتراء اخلاق شریعت الزام اور گالی وغیرہ کے ذلیل ترین حربے استعمال کر کے ان سے جو کچھ بن پڑتا ہے۔ وہ کر رہے ہیں اور کوئی طاقت انہیں روک نہیں رہی۔ اس مشاہدہ کے باوجود خلافت کے منکرین کے لئے خوف کا سوال کس طرح پیدا ہو سکتا ہے۔ آخر یہ کیا بات ہے کہ مخالف تو ہمارے امام پر دریدہ دہنی اختیار کر کے جھوٹے الزام لگاتا رہے اور ہم سچے ہو کر بھی مخالفین کی تردید اور خلیفہ وقت کی تائید میں قدم نہ اٹھائیں یہ اصول تو اسلام کا عین ضد واقع ہوا ہے۔ آپ بتائیں کہ یہ اصول آپ نے کہاں سے لیا ہے۔ اسی کے لئے میں آپ کی توجہ اس واقعہ کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں۔ جبکہ مخالفین اسلام اکابر اسلام پر گندے الزام لگاتے تھے تو اس کی مدافعت کے

اسلام ایک زندہ اور واحد خدا کی طرف راہنمائی کرتا ہے جو ہر زمانہ میں اپنے نشان ظاہر کرتا ہے

ہم اس یقین کیساتھ یہ مسجد تعمیر کر رہے ہیں کہ نہ صرف جرمنی بلکہ پوری دنیا بالآخر اسلام کے جھنڈے تلے جمع ہو جائے گی

ھمبرگ (جرمنی) میں پہلی مسجد کے افتتاح پر صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی تقریر

مورخہ ۲۲ جون کو ہیمبرگ (جرمنی) میں پہلی مسجد کے افتتاح کی تقریب پر مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر نے مندرجہ ذیل تقریر فرمائی۔

خدا تعالیٰ کی حمد و ثناء

ہم خدائے واحد و یگانہ کے بے حد شکر گزار اور اس کے حضور سربسجود ہیں کہ اس نے محض اپنے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ کو دنیا کا رانہ چندوں سے ہیمبرگ میں مسجد تعمیر کرنے کی توفیق بخشی۔ درحقیقت ایک سچے مسلمان کے لئے یہ امر بے حد خوشی کا باعث ہے کہ وہ خدا کے گھر کی تعمیر میں حصہ لینے کی توفیق پائے مقدس بانیٔ اسلام (صلے اللہ علیہ وسلم) سے ایک حدیث مروی ہے کہ جو شخص خدا کا گھر بناتا ہے خدا اس کے لئے اپنی جنت میں گھر بنائے گا۔ پس جو انسان اس ایمان اور یقین پر قائم ہے کہ مرنے کے بعد ایک اور دنیا بھی ہے۔ جس میں ہر شخص سے اس کے اعمال کے مطابق سلوک کیا جائے گا۔ نیک اعمال کرنے والے اس کی ابدی جنت کے وارث ہوں گے۔ اور بد اپنے بد اعمال کی سزا پائیں گے۔ اس کے لئے یہ خوشخبری کہ خدا اسے ابدی جنت میں ایک گھر عطا کرے گا۔ انتہائی سکینت اور طمانیت بخشنے والی خبر ہے۔ ہمارے اعتقاد کے مطابق مسجد خدا تعالیٰ کی توحید اور مساوات انسانی کا ایک مقدس ظاہری نشان ہے۔ اس میں گورے اور کالے امیر اور غریب بڑے اور چھوٹے حاکم اور محکوم آقا اور ملازم میں کوئی تمیز جائز نہیں سمجھی گئی۔ اور سب کو بلا استثناء ایک ہی صف میں کھڑا کیا جاتا ہے

زندہ خدا کی طرف راہ نمائی

اسلام نے اس شدت اور تکرار کے ساتھ توحید پر زور دیا ہے۔ کہ اگر انسان سچے دل سے توحید کے تصور پر قائم ہو جائے تو بلا امتیاز سب روحانی فیوض اور برکات کے دروازے اس پر کھولے جاتے ہیں۔ اسلام نے ایک زندہ اور واحد خدا کی طرف راہنمائی کی ہے۔ جس کی طاقتوں اور صفات کی کوئی حد بندی نہیں۔ اور نہ ان میں کبھی کوئی کمی پیدا ہوئی یا ہو سکتی ہے۔ اسلام میں خدا کا تصور خشک فلسفہ کی حد بندیوں سے آزاد اور بالا ہے۔ اسلام ایک ایسے خدا کی تعلیم دیتا ہے۔ جس کے ذاتی تعلق کا دروازہ ہر انسان کے لئے کھلا ہے۔ اور ہر شخص اپنی کوشش اور جد و جہد کے مطابق خدا کا قرب حاصل کر سکتا ہے۔ اس کے دربار میں پہونچنے کے لئے کسی بڑائی کی شرط نہیں۔ خدا تعالیٰ کا وجود تمام بنی نوع انسان کا مرکزی نقطہ ہے۔ اور کسی قوم اور ملک کے ساتھ اس کے پیوند مخصوص نہیں۔ گو ہمارا ایمان ہے۔ کہ قرآن کریم خدا کا آخری شرعی پیغام ہے جس میں اس کا کلام اپنے کمال کو پہونچ گیا ہے۔ مگر قرآن ہی ہمیں یہ تعلیم دیتا ہے کہ ہر مذہب نے اپنے اپنے رنگ میں اپنے اپنے زمانہ کے تقاضوں کے مطابق توحید کی تعلیم دی ہے۔ اور ہر مذہب میں توحید باری تعالیٰ کی تعلیم ایک بنیادی امر کے طور پر پائی جاتی ہے۔ چنانچہ قرآن مجید نے اسی امر کی طرف اشارہ کر کے اہل کتاب کو یہ دعوت دی ہے کہ جب سب اہل کتاب اس عقیدہ کے مرکزی نقطہ پر متفق ہیں۔ تو آؤ ہم سب اس عقیدہ کو دنیا میں رائج کرنے پر زور دیں۔ در اصل اگر حقیقی رنگ میں زندہ خدا پر ہمارا ایمان ہو۔ تو ناممکن ہے کہ وہ زندہ مذہب کی طرف ہماری راہنمائی نہ کرے۔ زندہ مذہب کی یہ خاص نشانی ہے۔ کہ وہ ماضی کے واقعات اور قصوں پر انحصار نہیں کرتا۔ بلکہ ہر زمانے میں خدا تعالیٰ سے براہ راست روشنی پانے والے وجود اس کے اندر پیدا ہوتے رہتے ہیں

دور حاضرہ کا عظیم الشان روحانی مصلح

قرآنی پیشگوئیوں اور زمانہ کے تقاضوں کے مطابق خدا تعالیٰ نے ہمارے زمانہ میں بھی اپنے ایک نیک بندہ کو الہام کی روشنی سے منور فرما کر مبعوث فرمایا جس نے دنیا کی اصلاح کا دعوے کیا۔ اور ہزاروں نشان اس کے ہاتھ پر ظاہر ہوئے۔ یہ وہی عظیم الشان روحانی مصلح ہے جو اس زمانہ کا مسیح موعود اور مہدی معہود ہو کر ظاہر ہوا ہے۔ اور اس نے دنیا میں روحانیت کو زندہ کرنے کے لئے سلسلہ احمدیہ کی بنیاد رکھی ہے۔ اور آج اسی موعود کی جماعت اپنے موجودہ امام اور بانیٔ سلسلہ کے دوسرے خلیفہ کی زیر قیادت دنیا میں خالص توحید اور سچے مذہب کو پھیلانے کے لئے ہر قسم کی قربانیاں کر رہی ہے۔

نہ صرف جرمنی بلکہ پوری دنیا اسلام قبول کریگی

ہمارے موجودہ امام کے متعلق بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی یہ پیشگوئی تھی کہ

"قومیں اس سے برکت پائیں گی"

چنانچہ اس وقت جماعت احمدیہ کے مبلغ اسلام کی تبلیغ کے لئے دنیا کے مختلف ملکوں اور مختلف قوموں میں پھیلے ہوئے ہیں۔ ہمارے موجودہ امام نے خدا تعالیٰ سے خبر پا کر یہ پیشگوئی کی ہے کہ جرمن قوم بھی اسلام قبول کرے گی۔ سو آج اگرچہ چند افراد آپ میں سے ایمان لائے ہیں۔ اور شاید کسی کے دل میں یہ خیال گزرے۔ کہ جرمن قوم کا اسلام قبول کرنا پاگلوں کی سی بڑ ہے۔ ایسا نہیں ہو سکتا ہے۔ لیکن جب سے دنیا پیدا ہوئی ہر سچائی کی ابتدا اسی طرح حقیر نظر آتی رہی ہے۔ اس لئے ہم اس یقین پر قائم ہیں کہ ایسا ہو گا اور ضرور ہو گا۔ اور صرف جرمن قوم ہی نہیں ساری دنیا اس سچائی کو قبول کرے گی۔ اور جب وہ دن آئے گا تو اس وقت دنیا میں حقیقی امن ہو گا۔ اور اس وقت ہم ایک کوتاہ نظر اور خود غرض سیاستدان کی طرح یہ نہیں کہ

peace in our time

(ہمارا زمانہ امن سے گزر جائے) بلکہ حقیقی طور پر ہم یہ کہہ سکیں گے کہ

peace for all mankind and for all times

(تمام بنی نوع انسان کے لئے ہمیشہ ہمیشہ امن رہے)

(الفضل ۲۷/۶/۵۷)

منظوری عہدیداران جماعتہائے احمدیہ ہندوستان

۱۔ جماعت احمدیہ سمبلپور

۱۔ صدر۔ ماسٹر قمر علی احمد صاحب۔ دلائی پاڑا سمبلپور اڑیسہ

۲۔ جماعت احمدیہ سونگھڑہ

۱۔ سیکرٹری مال۔ سید محمود احمد صاحب میٹرک بمقام کوسمی ڈاک خانہ سونگھڑہ ضلع کٹک اڑیسہ

۲۔ " امور عامہ۔ منشی یوسف علی خاں صاحب۔ دھوان ساہی ڈاکخانہ سونگھڑہ ضلع کٹک اڑیسہ

۳۔ " تعلیم و تربیت۔ منشی عبد الحلیم خاں صاحب۔ " " "

۴۔ امین۔ مولوی سید حسام الدین صاحب۔ کوسمی ڈاک خانہ سونگھڑہ ضلع کٹک اڑیسہ

اللہ تعالیٰ جملہ عہدیداران کو زیادہ سے زیادہ خدمات دینیہ کی توفیق دے۔ اور حافظ و ناصر رہے۔ آمین۔ ناظر اعلیٰ قادیان

امتحان میں کامیابی درویشان قادیان میں بعض افراد امتحان ادیب فاضل وعالم میں شامل ہوئے تھے چنانچہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے ادیب عالم کے امتحان میں محترمہ خورشید بیگم صاحبہ اہلیہ میکیدار بشیر احمد صاحب ۳۰۴ نمبر حاصل کر کے اور مرزا محمد اقبال صاحب ۲۹۶ نمبر حاصل کر کے کامیاب ہوئے ہیں بارک اللہ لھما۔ علاوہ ازیں

اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے جو زندگی کے تمام شعبوں پر حاوی ہے

مسلمانان عالم کے مسائل کو سمجھنے کیلئے ضروری ہے کہ اسلامی تعلیمات کا گہری نظر سے مطالعہ کیا جائے

امریکہ میں جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب بالقابہ کی تقریر

مورخہ ۲۶ر مارچ ۱۹۵۷ء کو بمقام نیویارک "امریکن فرینڈز آف دی مڈل ایسٹ" کی سالانہ کانفرنس میں ایک اہم تقریر فرمائی ۔ جسے کانفرنس کے حلقوں میں بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھا گیا ۔ اس تقریر کا خلاصہ سوسائٹی مذکورہ کے اخبار

AFME NEWS & MIDDLE EAST DIGEST

کے مارچ کے الیتوع میں شائع ہوا ہے جس کا ترجمہ احباب کرام کی دلچسپی کے لئے پیش خدمت ہے ۔ مکرم جناب چوہدری صاحب موصوف کی زندگی جس رنگ میں اسلام اور مسلمانان عالم کی خدمت کے لئے مستعد اور وقف رہتی ہے ۔ وہ کسی سے مخفی نہیں ۔ احباب دعا فرمائیں ۔ کہ اللہ تعالیٰ آپ ایسے مفید وجود کو صحت والی لمبی عمر عطا فرمادے ۔ اور آپ کو بیش از بیش خدمتِ دینیہ بجا لانے کی توفیق بخشے ۔ آمین ۔

(خاکسار حافظ قدرت اللہ عفی عنہ مبلغ اسلام مقیم ہیگ ہالینڈ)

مذہب امن عالم کے لئے بمنزلہ کلید ہے

عالمی عدالتِ انصاف کے جج مکرم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے فرمایا کہ گذشتہ دنوں مشرق وسطیٰ جن مشکل حالات میں سے گذرا ۔ اور جس رنگ میں ان حالات نے دنیا کو ہلایا ۔ وہ اس بات کا تقاضا کرتے ہیں کہ ہم ان حالات کا غور سے مطالعہ کریں ۔ اور ان اسباب کی حقیقت تک پہنچنے کی کوشش کریں ۔ پاکستان کے سابق وزیر خارجہ نے فرمایا ۔ کہ ان وسطی ممالک کے تمدنی اور معاشرتی حالات کو سمجھنے کے لئے ضروری ہے کہ عرب دنیا پر اثر انداز ہونے والے اس بنیادی سبب کو پورے طور پر جاننے کی کوشش کریں ۔ جو وہاں کے لوگوں کی زندگی کے تمام پہلوؤں پر حاوی ہے ۔ اور جو ان کو ایسے رنگ میں متحد کئے ہوئے ہے ۔ جس کی نظیر دنیا میں کسی اور جگہ ملنی مشکل ہے ۔ یہ بنیادی سبب ان کا مذہب اسلام ہے ۔

آپ نے فرمایا کہ اس میں شک نہیں ان ممالک کے آپس میں علاقائی رنگ کے اختلافات بھی موجود ہیں ۔ تاہم عمومی رنگ میں مذہب اسلام ان سب کو ایک حلقہ میں مضبوطی کے ساتھ متحد کئے ہوئے ہے ۔ جس کو نظر انداز کرنا درست نہ ہوگا ۔

آپ نے فرمایا کہ آج عرب ممالک کو بعض خاص وجوہ کی بناء پر دنیا میں جو اہمیت حاصل ہے ۔ اس سے کوئی انکار نہیں کر سکتا یہ علاقہ اس عالم کے لئے نہایت اہم اور ضروری ہے ۔ دنیا کی مجموعی بہبودی جس رنگ میں ان ممالک کے ساتھ وابستہ ہو گئی ہے ۔ اس کو دیکھتے ہوئے اسباب کا واضح امکان ہے کہ آئندہ بھی خطہ امن عالم کے لئے ایک نہایت ہی موثر اور فیصلہ کن حقیقت ثابت ہوگا

آپ نے فرمایا کہ گذشتہ دنوں نہر سویز کے بند ہو جانے سے جو مشکلات آمد و رفت کے سلسلہ میں بائیبل کی سپلائی کے ضمن میں مغرب کو پیش آئیں ۔ ان سے یہ بات کامل طور پر واضح ہو جاتی ہے کہ عرب ممالک کا تعاون مغرب کے لئے کیا قیمت رکھتا ہے ۔ اور یہ کہ کس حد تک ان کی اقتصادیات صنعت و حرفت اور ان کی عام زندگی اس سے متاثر ہو سکتی ہے ان حالات میں یہ امر از حد ضروری معلوم ہوتا ہے کہ ہم اس بنیادی امر کا پورے طور پر جائزہ لیں اور اس کا گہرے رنگ میں مطالعہ کریں جو عرب باشندوں کے تہذیب و تمدن پر اور ان کے خیالات پر حاوی ہے ۔ اس طریق سے ہم انہیں زیادہ سے زیادہ سمجھنے کے قابل ہو سکیں گے

آپ نے تقریر کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا ۔ کہ اس غرض کے لئے مسلمانوں کی مقدس کتاب قرآن مجید کا گہرا مطالعہ بہت ضروری اور اہم ہے ۔ کیونکہ یہی وہ چیز ہے جو مسلمانوں کے مذہب کی بنیاد اور ان کے تمدن اور تہذیب کا منبع ہے ۔ یہ کتاب خدا کا کلام ہے ۔ جو خدا کے رسول حضرت محمد رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وسلم) پر نازل ہوا اور آج تک جوں کا توں محفوظ ہے ۔ جس سے کسی مخالف کو بھی انکار نہیں یہ مقدس کلام اور کتاب اللہ آج تک زندہ اور قائم ہے ۔ حقیقت یہ ہے کہ کلام اپنی ذات میں بجائے خود ایک عالم کی حیثیت رکھتا ہے

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے

آپ نے فرمایا ۔ مغرب کے لئے اس حقیقت کو سمجھنا ضروری ہے کہ ایک مسلمان کے لئے اس کا مذہب صرف عبادات اور بعض اوامر و نواہی کا مجموعہ ہی نہیں بلکہ وہ ان کے لئے ایک مکمل نظام پیش کرتا ہے ۔ جو زندگی کے تمام شعبوں پر پوری طرح حاوی ہے ۔ مغربی دنیا کا یہ نظریہ کہ ملکی نظام اور مذہب دو بالکل الگ الگ چیزیں ہیں اسلامی دنیا میں کوئی جگہ نہیں رکھتا ۔ اور نہ اسے عالم اسلام پر چسپاں کیا جا سکتا ہے

تقریر کو جاری رکھتے ہوئے آپ نے اس امر کا خاص طور پر ذکر فرمایا کہ انجیل میں قرآن کریم کو "مکمل صداقت" کے نام سے تعبیر کیا گیا ہے ۔ جو تمام بنی نوع انسان کے لئے عالمگیر رنگ میں ہدایت اور رہنمائی کا سامان پیش کرتا ہے ۔

آپ نے فرمایا ۔ کہ قرآن کریم خدا تعالیٰ کی الہامی کتاب ہے ۔ اور قیامت تک کے لئے ہے اس میں خدا تعالیٰ نے یہ خوبی رکھی ہے کہ انسان ہر زمانہ میں اپنی ضروریات اور استعداد کے مطابق اس کے اصولوں سے راہنمائی حاصل کرتا اور ان سے فائدہ اٹھا سکتا ہے اس لئے قرآن کریم میں تمام پیش آمدہ مشکلات اور مسائل کا مناسب حل موجود ہے ۔

آپ نے فرمایا کہ اس میں شک نہیں کہ جب گذشتہ تاریخ پر ہم نظر ڈالتے ہیں تو ہمیں مسلمانوں کی بعض ناکامیاں اور ان کے تنزل کے واقعات بھی نظر آتے ہیں ۔ مگر اس کی وجہ قرآنی تعلیمات کا نقص قطعاً نہیں ۔ بلکہ ایک وجہ اس کی قرآنی تعلیم سے مسلم قوم کی ناواقفیت ہے ۔ اور دوسری وجہ ان کا اسلامی تعلیمات سے اعراض اور ان سے پہلو تہی ہے ۔ ورنہ اگر وہ استقلال کے ساتھ قرآنی تعلیمات پر عمل پیرا رہتے تو یقیناً مسلمانوں کی حالت موجودہ حالت سے بہت مختلف ہوتی ۔

اگر قرآنی تعلیم کی وسعت اور جامعیت کو اصل رنگ میں سمجھ لیا جائے کہ پیش آمدہ سیاسی یا تمدنی مسائل کے سلجھانے کے لئے کس رنگ میں راہنمائی کرتا ہے تو اس سے ایک مسلمان کے طرز فکر سمجھنے میں بہت مدد مل سکیگی ۔

آخر میں آپ نے فرمایا کہ ہمارے وہ احباب جو سچے دل سے اس بات کے خواہشمند ہیں کہ وہ مسلمانان عالم کو سمجھیں ان کی مشکلات اور ان کے مسائل کو معلوم کریں ۔ اور ان سے دوستانہ تعلقات کو استوار کریں ۔ انہیں چاہیئے کہ وہ اس منبع یعنی قرآن کریم اور اسلامی تعلیمات کا گہرے طور پر مطالعہ کریں جو کہ نہ صرف مسلمانوں کی زندگی اور طرز معاشرت پر حاوی ہے ۔ بلکہ ان کی زندگی کا جزو بن چکی ہیں ۔

یاد رفتگان

(از جناب قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل ربوہ)

محترم پروفیسر علی احمد صاحب بھاگلپوری کی وفات سے صدمہ ہوا ۔ انا بفراقہ لمحزونون بہرحال انا للہ وانا الیہ راجعون ۔ وردِ زبان ہے ۔ آپ جب بھی دار الامان تشریف لاتے خاکسار کو ملاقات سے سرفراز فرماتے ۔ آپ کی آنکھوں سے محبت کی ایک لہر اٹھتی دکھائی دیتی تھی جو مجھ پر بہت اثر انداز ہوتی ۔ بعض اوقات میں نے عرض کیا کچھ فرمایئے تو یہی جواب دیا کہ میں تو استفادہ کے لئے حاضر ہوا ہوں ۔ محترم سید وزارت حسین صاحب سے میں نے ذکر کیا تو کہا کہ ان کے میرے پاس بیٹھنے کے لمحات زیادہ ہوتے ہیں بہ نسبت ان کے الفاظ گفتگو کے تو وہ کہنے لگے بزرگان دار الامان کا نہایت ادب کرتے ہیں ورنہ تبلیغ میں تو ان کی زبان خوب چلتی ہے مجھے افسوس ہے کہ بوجہ مسلسل بیماری اور ضعف کمزوری کے اپنے محسن حضرت مفتی محمد صادق رضی اللہ عنہ کی طرح ان کی عیادت کو بھی نہ جا سکا مبارک ہستیاں من قضیٰ نحبہ کی مصداق ہیں اور ہم من ینتظر کا اشتیاق لئے پا بہ رکاب ہیں ۔ وفات سے آٹھ دس روز اول میں نے سحری کے وقت خواب میں دیکھا کہ ایک جنازہ ہے اور خیال ہے کسی مستورہ کا اس لئے لوگ ذرا ہٹ کر اس انتظار میں کھڑے ہیں کہ ابھی حضور پر نور تشریف لاتے اور جنازہ پڑھاتے ہیں اور میں جنازہ والی بزرگ ہستی کو حضور کا رشتہ دار سمجھتا ہوں ۔ اتنے میں مغرب کی طرف سے اختر صاحب کو دیکھا کہ کھڑے کھڑے بڑھے آرہے ہیں ۔ چلنے دکھائی نہیں دیتے گویا کسی سواری پر ہیں جو نظر نہیں آتی سینہ پر دائیں جانب ایک بیج گوشہ ستارہ سے درخشاں ، آتے ہی کہا کہ حضور تشریف نہیں لا رہے اور ایک شگفتہ گلاب کا پھول جو معمولی پھول سے تین چار گنا ہے جنازہ کے سرہانے رکھ دیا اور کہا یہ بطور نشان ہے ۔

میں خواب کی تعبیر کے لئے متفکر ہی تھا جو از روئے واقعات محترم پروفیسر صاحب پر صادق آرہا ہے ۔ غالباً مستورات کی جانب سے رشتہ داری کی وجہ سے جنازہ کو مستورہ کا سمجھ رہا تھا اور گلاب کا پھول جنات النعیم کا نشان ۔

خاکسار

محمد ظہور الدین اکمل دار الصدر شرقی ربوہ

ضرورتِ خلافت"

(از مکرم خورشید احمد صاحب پربھاکر۔ نزیل شاہجہانپور)

اللہ جل شانہٗ نے قرآن پاک میں متعدد مقامات پر روحانی نظام کو سمجھنے کے لئے نظام قدرت کو پیش فرمایا ہے اور اگر اس پہلو سے دنیا کے سلسلہ پر نگاہ دوڑائی جائے تو یہ سلسلہ موٹے طور پر ان دو نظاموں کے ماتحت چلتا نظر آتا ہے۔ جن میں سے ایک نظام قانونِ قدرت کہلاتا ہے۔ اور دوسرا نظام شریعت۔ نظام قانونِ قدرت سے ہماری مراد جو سورج چاند۔ ستارے ہوا۔ پانی گویا زمین و آسمان کے نظام سے ہے۔ جسے ہم غیر شعور ہستیوں کا نظام کہہ سکتے ہیں۔ اس نظام کا مرکزی نقطہ سورج کو قرار دیا جاسکتا ہے۔ سورج کے ذریعہ دنیا کی ظلمت دور ہوتی ہے۔ زمین میں بوئے گئے تمام بیج سورج کی گرمی سے اُگتے۔ بڑھتے اور پھیلتے ہیں۔ زمین کی تمام قسم کی روئیدگی محض سورج کی وجہ سے ترقی کرتی ہے سورج کے بعد چاند، سورج کے کاموں کی تکمیل کرتا ہے۔ ستارے مددگار بنتے ہیں۔ چاند ستارے سورج سے ہی اکتسابِ نور کرکے دنیا کی تاریکی دور کرتے ہیں۔ ان روئیدگیوں کو جو سورج کی وجہ سے اُگ کر ترقی کر رہی تھیں چاند مکمل کرتا ہے وہ پھلوں میں رنگینی و شیرینی پیدا کرتا ہے۔ پھولوں کو رنگت بخشتا ہے۔ گویا پھلوں کو مکمل کرکے ان میں مٹھاس پیدا کرتا ہے۔ لیکن چاند کا وجود سورج کے کاموں کی تکمیل کے لئے لازمی و لابدی ہے۔ اگر چاند نہ ہوتا تو سورج کا نظام نامکمل رہ جاتا۔

دوسرا نظام قانونِ شریعت ہے اسے باشعور ہستیوں کا نظام کہا جا سکتا ہے۔ اسے دو حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ ایک حصہ مادی نظام یعنی بادشاہت سے متعلق ہے۔ دوسری روحانی یعنی نبوت سے اول الذکر کا مرکزی نقطہ بادشاہ یا حکومت کا سربراہ ہوتا ہے۔ اور مؤخر الذکر کا مرکز نبی یا رسول ہوتا ہے۔ یہ سارے نظام اپنے اپنے دائرے میں چلتے ہیں اور دوامی صورت رکھتے ہیں۔ اور قیامت تک چلتے چلے جائیں گے۔

نبی اپنی زندگی میں حسب منشاء الٰہی نظام شریعت کی بنیاد ڈالتا ہے وہ ایک نئی دنیا پیدا کرتا ہے۔ اس کے لئے وہ اصولی تعلیم پیش کرتا ہے۔ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ نبی اپنے سے پہلے شارع نبی کی اتباع کرتا ہے۔ نبی کا وجود روحانی دنیا میں سورج کی طرح فی ذاتہٖ منبع نور ہے سورج کی طرح اس کے انوارِ روحانیہ کی ہر طرف ضیا پاشی ہوتی ہے قبل اس کے کہ اس کے اصول دنیا میں رائج و راسخ ہو کر تکمیل کو پہنچیں وہ خدا تعالےٰ کی طرف بلا لیا جاتا ہے۔ اس کے بعد سورج کے قائمقام چاند کی طرح اس کا قائمقام یعنی خلیفہ اس کے کاموں کو پایۂ تکمیل تک پہنچاتا ہے۔ خلافت کے ذریعہ ہی نبی کے پیش کردہ اصولوں کو استحکام حاصل ہوتا ہے۔ اور ادھورے کام مکمل ہوتے ہیں۔ اگر خلافت کا وجود نہ ہو۔ تو نبی کی بعثت کی غرض مفقود ہو جاتی ہے۔

کیونکہ ایک نبی کی عمر خواہ کسی قدر ہی لمبی کیوں نہ ہو پھر بھی بتقاضائے بشریت محدود ہوتی ہے۔ اور وہ تمام مقاصد جو اس سلسلہ کے ساتھ وابستہ ہوتے ہیں کسی ایک شخص کی زندگی میں تمام پورے ہونے ممکن نہیں۔ اس لئے لازماً کسی دوسرے شخص کی ضرورت پیش آتی ہے۔ جو پورے طور پر اس کا قائمقام ہو۔ اور اس کے مقاصد کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے میں اس کا جانشین ثابت ہو۔ اور روحانی سلسلہ میں اس کو خلیفہ کے نام سے پکارا جاتا ہے۔

حضرت آدم سے لے کر سرور کائنات سیدنا و مولانا حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلے اللہ علیہ وسلم حسبِ حالات اور حسب ماحول خلافت کا سلسلہ جاری رہا۔ ہر زمانہ میں کسی نبی کے خلیفہ نے الٰہی کاموں کو سرانجام دیا۔ جو شریعت نے بھی مقرر کئے تھے قرآن پاک جو دائمی اور اصولی تعلیمات کا خزانہ ہے۔ اس کی رُو سے نبی کے یہ کام چار ثابت ہوتے ہیں۔ جن کی بنیاد نبی کے ہاتھوں رکھی جاتی ہے اور خلیفہ کے ذریعہ مکمل ہوتے ہیں۔ نبی کے یہ چار کام خانہ کعبہ کی تعمیر کے وقت کی گئی دعائے ابراہیمؑ میں تفصیلاً بیان کئے گئے ہیں۔

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ إِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ۔

اوّل۔ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ (الف) تبلیغ حق کرنا اور کروانا غیروں کو دعوت اسلام دینا۔ (ب) مومنوں کا ایمان درست کرنا۔

دوئم۔ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ۔ کتاب یعنی فرائض شریعت سے طبقۂ مومنین کو آگاہ کرنا (ب) تعلیمات و ہدایات پر عمل کروانا۔

سوئم۔ وَالْحِكْمَةَ عمل کے ساتھ ساتھ فرائض و احکامات کی حکمت سکھانا۔ اس سے ایمان میں پختگی اور عمل میں ذوق پیدا ہوتا ہے۔

چہارم۔ وَيُزَكِّيهِمْ۔ مومنوں کے نفوس کا تزکیہ کرنا۔ یعنی نبی اپنے ماننے والوں میں اپنی پاک صحبت سے ایسی روح پھونک دیتا ہے کہ وہ گناہوں سے بچنے لگتے ہیں (ب) ان میں نیکی۔ اخلاص۔ اور اطاعت کی روح پیدا ہوتی چلی جاتی ہے۔ اس کے لئے وہ دعا کرتا اور خدا تعالےٰ سے استقامت طلب کرتا ہے۔ اور اس کی دعا کی برکت سے ان کے دل پاک ہوتے چلے جاتے ہیں اور نیکی کی طرف کھچے چلے جاتے ہیں ورنہ بغیر دعا کے تزکیہ ناممکن ہے۔

چونکہ یہ کام دائمی نوعیت کے ہیں۔ عارضی نہیں۔ جس طرح قانون قدرت میں چاند کا وجود ضروری ہے۔ اسی طرح نبی کے بعد ایسے وجود کی ضرورت ہے جو قوم میں ان چاروں دائمی اصولوں کو جاری و ساری رکھیں۔ ورنہ نبی کی غرض بعثت فوت ہو جاتی ہے۔ اگر غور سے دیکھا جائے۔ تو نبی کے بعد یہ کام خلیفہ ہی کرسکتا ہے۔ ان کاموں کی تکمیل نبی کے مشن کی تکمیل ہے۔ گویا خلافت کا نظام نبوت کا تتمہ ہے

علاوہ ازیں قرآن مجید میں اللہ تبارک و تعالےٰ نے سورت نور رکوع ۷ کی آیت استخلاف میں مومنوں کے ساتھ اس دائمی نعمت کے عطا کئے جانے کا پختہ وعدہ فرمایا ہے۔ یعنی

وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ ۔ ۔ ۔ ۔ وَمَن كَفَرَ بَعْدَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ (نور ع ۷)

اے مومنو! تم میں سے جو حقیقی ایمان لائے اور نیک اعمال کی دولت سے بہرہ ور ہیں۔ خدا تعالےٰ ان سے وعدہ فرماتا ہے۔ وہ ضرور ضرور ان میں خلیفے قائم کرے گا۔ جس طرح پہلی امم میں قائم کئے تھے۔ ان خلفاء کے ذریعہ اسی طرح دین اسلام کو تمکنت اور اشاعت میں تکمیل بخشے گا۔ جس طرح پہلے بخشتا رہا ہے۔ نبی کے بعد پیدا شدہ خوف کو امن کے ساتھ بدل دے گا۔ شرک کی ملونی دین میں نہیں ہوگی۔ نہ خلفاء کو کوئی خوف ہوگا۔ کیونکہ خدا تعالےٰ خود ان کو خلیفے بنائے گا۔ جو لوگ نظام خلافت سے انکار کرتے ہیں۔ وہ فاسق ہیں۔ اس آیت مبارکہ میں تین بار لام تاکید اور تین بار نون تاکید آیا ہے۔ پس ایسے مومنوں سے خدا تعالےٰ نے بتاکید وعدہ فرمایا ہے کہ جو خلافت پر ایمان رکھتے ہیں ان میں اللہ تعالےٰ ضرور ضرور خلیفے مقرر کرے گا۔ یہ خلیفے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کاموں کو پایۂ تکمیل تک پہنچائیں گے۔ ان کے ذریعہ دین تمکنت حاصل کرے گا چنانچہ آنحضرت صلعم کے بعد خدا تعالےٰ نے عملی طور پر قرآن کی اس دائمی صداقت کو پورا فرمایا۔ اور حضرت ابوبکر صدیق۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالےٰ عنہ۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ خلیفے ہوئے۔ ان خلفاء نے نظام سے آنحضرت کے کاموں کو جس کا اعادہ ہے ابراہیمؑ میں بجا لانا نبی کا کام کو مکمل کرتا ہے۔ ان کو نہ کوئی انجمن نہ کوئی بادشاہت پوری کر سکی نہ کر سکتی ہے نہ کر سکے گی۔ سیدنا حضرت مسیح موعود بھی اس کے مطابق فرمایا ہے:۔

"خدا تعالےٰ دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے (۱) نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے (۲) دوسرے ایسے وقت میں جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے اور دشمن زور میں آجاتے ہیں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ تب خدا وند تعالےٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے۔ اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ سو عزیزو! جب قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالےٰ دو قدرتیں دکھاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کرکے دکھلا دے سو اب ممکن نہیں کہ خدا تعالےٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دے۔ اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی۔ غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا دیکھنا بھی ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے۔ کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک میں نہ جاؤں۔ لیکن جب جاؤں گا۔ تو پھر خدا تعالےٰ اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا۔ جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی"۔ (الوصیت)

حضور کے اس فرمان سے صاف ظاہر ہے کہ دائمی طور پر ساتھ رہنے والی قدرت ثانیہ "خلافت" ہے۔ جسے اللہ تعالےٰ خود جاری کرے گا۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زبان سے انجمن کا جواز نہیں نکلتا۔ کیونکہ انجمن تو حضور کی زندگی میں ہی موجود تھی۔ اور محولہ بالا عبارت میں تو حضور علیہ السلام صاف طور پر ارشاد فرماتے ہیں کہ:۔

"وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک میں نہ جاؤں لیکن جب میں جاؤں گا تو پھر خدا تعالیٰ اس دوسری

(باقی صفحہ ۹ پر)

۳۰ر جون کی دعائیہ فہرست

جن دوستوں نے ۳۰ر جون ۱۹۵۶ء تک اپنے وعدہ جات تحریک جدید کی سو فیصدی ادائیگی کر دی ہے اُن کی اسم وار فہرست ذیل میں بغرض دعا شائع کی جا رہی ہے ان دوستوں کے نام سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بھی دفتر ہذا کی طرف سے دعا کے لئے پیش کئے جا چکے ہیں

اللہ تعالیٰ ان دوستوں کی قربانی کو قبول فرمائے اور ان کے مال ایمان اخلاص میں برکت ڈالے اور انہیں اپنے مالی فضلوں سے نوازے۔ اور جو احباب ابھی تک اپنا وعدہ تحریک جدید ادا نہیں کر سکے ان کو بھی توفیق بخشے کہ وہ جلد از جلد اپنے وعدہ کی سو فی صدی ادائیگی کر کے اپنے فرض سے سبکدوش ہو سکیں۔ آمین

خاکسار وکیل المال تحریک جدید قادیان

۳۰ر جون تک سو فی صدی چندہ تحریک جدید ادا کرنے والے احباب کی فہرست

دفتر اول سال ۲۲

۱۔ مکرم رشید احمد صاحب ابن سیٹھ محمد احمد صاحب حیدر آباد ۱۰۔۵۰
۲۔ ر اقبال احمد صاحب ر ۱۰۔۰۰
۳۔ ر شمس الدین صاحب ر ۲۸/۰۰
۴۔ مکرمہ ہاجرہ بیگم صاحبہ اہلیہ محمد عبد السلام صاحب حیدر آباد ۸:۶۹
۵۔ بشیر الاسلام صاحب ابن ر ر ۸/۶۹
۶۔ فوزیہ سلطانہ صاحبہ بنت ر ر ۶/۰۶
۷۔ عبد الباسط صاحب ابن ر ر ۱۲ ۶۰
۸۔ مکرم مرزا احمد اللہ بیگ صاحب ر ۱۵,۰۰
۹۔ ر برادران و ہمشیرگان ر ر ۱۵,۰۰
۱۰۔ مکرمہ اہلیہ سید جہانگیر احمد صاحب سکندر آباد ۱۱,۰۰
۱۱۔ ر سید عمر صاحب ر ۱۰,۰۰
۱۲۔ ر امۃ المتین صاحبہ اہلیہ رشید احمد صاحب یادگیر ۱۴,۰۰
۱۳۔ ر زینب بی صاحبہ اہلیہ عبد المجید صاحب یادگیر ۶,۰۰
۱۴۔ ر رشیدہ بیگم صاحبہ ر ۶,۰۰
۱۵۔ اہلیہ فیض احمد صاحب ر ۵,۲۵
۱۶۔ مکرم محمد عبد الحفیظ صاحب ر ۱۰,۰۰
۱۷۔ مکرمہ عائشہ صدیقہ بنت مولوی محمد اسمٰعیل صاحب یادگیر ۶,۰۰
۱۸۔ مکرم بشیر احمد صاحب ولد رشید احمد صاحب ۵,۰۰
۱۹۔ مکرمہ رضیہ بیگم صاحبہ بنت مولوی محمد اسمٰعیل صاحب یادگیر ۶,۰۰
۲۰۔ مکرم نعمت اللہ صاحب غوری ر ۱۱,۰۰
۲۱۔ ر فاروق احمد صاحب ر ۵,۷۵
۲۲۔ ر عبد القیوم صاحب ر ۶,۰۰
۲۳۔ ر عبد اللطیف صاحب ر ۵,۰۰
۲۴۔ ر سلیمہ بیگم صاحبہ ر ۱۱,۵۰
۲۵۔ ر عبد الکریم صاحب ر ۷,۰۰
۲۶۔ ر نذیر احمد صاحب خمیر ر ۷,۰۰
۲۷۔ ر محمد فرقان صاحب پنگال ۹,۰۰
۲۸۔ ر کاسے خان صاحب ر ۶,۰۰
۲۹۔ مکرمہ نسیمہ بی بی صاحبہ ر ۷,۶۲
۳۰۔ ر ماجدہ بیگم اہلیہ محمد عبد السلام صاحب دیودرگ ۲۱,۰۰
۳۱۔ مکرم سید عبد العلیم صاحب کلکتہ ۶,۰۰
۳۲۔ ر میاں محمد شفیع صاحب ر ۲۵,۰۰
۳۳۔ ر غلام رسول صاحب ر ۵,۰۰
۳۴۔ ر محمد نثار صاحب ر ۲۰,۰۰
۳۵۔ ر محمد شفیق صاحب دہلی ۵,۰۰
۳۶۔ ر منشی کلیم الدین صاحب شاہجہانپور ۱۰,۰۰
۳۷۔ ر محمد امین صاحب شاہجہانپور ۶,۰۰
۳۸۔ مکرمہ اہلیہ محمد فاروق صاحب ر ۶,۵۰
۳۹۔ ر اہلیہ حاجی عبد القدوس صاحب ر ۸,۰۰
۴۰۔ ر حفیظ خاتون بنت ر ر ۵,۰۰
۴۱۔ ر اہلیہ محمد صادق صاحب ر ۶,۰۰
۴۲۔ ر اہلیہ محمد عقیل صاحب ر ۷,۰۰
۴۳۔ مکرم شہاب احمد صاحب علیگڑھ ۴۵,۰۰
۴۴۔ ر عبد الحفیظ صاحب کرل ۵,۷۵
۴۵۔ ر بشیر احمد صاحب بھدرہ ۱۰,۰۰
۴۶۔ ر عبد الغفور صاحب مونگھیر ۵,۰۰
۴۷۔ ر عبد الغنی صاحب جمشید پور ۱۸,۵۰
۴۸۔ ر منصور احمد صاحب ر ۵,۰۰
۴۹۔ ر سید محی الدین صاحب رانچی بلا وعدہ ۲۰,۰۰
۵۰۔ ر مظہر احمد صاحب پال ر ۵,۰۰
۵۱۔ ر نظام الدین صاحب ر ۱۵,۰۰
۵۲۔ ر اہل و عیال مولوی عبد الرحمٰن صاحب سمبلپور ۷,۰۰
۵۳۔ ر ماسٹر قمر علی احمد صاحب ر ۱۲,۵۰
۵۴۔ ر مجیب لال خان صاحب کیرنگ ۵,۰۰
۵۵۔ ر شیخ حلیم الدین صاحب ر ۵,۰۰
۵۶۔ ر مصاحب خان صاحب ر ۲,۲۵
۵۷۔ ر کے کنہامی صاحب پالگھاٹ ۵,۰۰
۵۸۔ ر شیخ علی صاحب منگلور ۸,۰۰
۵۹۔ ر بی احمد صاحب چینگاڈی ۴,۰۰
۶۰۔ ر اے پی عبد اللہ صاحب ر ۵,۰۰
۶۱۔ ر اے میر صاحب ر ۲۵,۰۰
۶۲۔ ر بی کہنی امینہ صاحبہ ر ۷,۲۵
۶۳۔ ر بی کہنی عائشہ صاحبہ ر ۷,۲۵
۶۴۔ ر کے بی کہنی امینہ صاحبہ ر ۵,۵۰
۶۵۔ ر سی ایچ خدیجہ صاحبہ ۵,۲۵
۶۶۔ مکرم عبد السلام صاحب بنارس ۶,۰۰
۶۷۔ ر عبد الکریم صاحب ملک آسنور ۱۰,۰۰
۶۸۔ ر عبد العزیز صاحب گہنائی رشی نگر ۵,۰۰
۶۹۔ ر میر غلام محمد صاحب یاڑی پورہ ۵,۷۵
۷۰۔ مکرمہ اہلیہ صاحبہ ر ر ۵,۷۵
۷۱۔ بچگان ر ر ۹,۰۰
۷۲۔ مکرم میر غلام رسول صاحب ر ۵,۷۵
۷۳۔ بچگان ر ر ۵,۷۵
۷۴۔ مکرم میر عبد المجید صاحب ر ۵,۷۵
۷۵۔ اہلیہ و بچگان ر ر ۵,۷۵
۷۶۔ اہلیہ فضل الرحمٰن صاحب ر ۸,۰۰
۷۷۔ مکرم غلام محمد صاحب راٹھر ر ۵,۵۰
۷۸۔ ر میر محمد رمضان صاحب راٹھر ۵,۵۰
۷۹۔ مکرمہ عائشہ بیگم صاحبہ ر ۵,۵۰
۸۰۔ ر اے این اے حافظ صاحب سنتان کولم ۲۷,۰۰
۸۱۔ مکرم عبد الکریم صاحب بٹ بانڈی پورہ ۵,۰۰
۸۲۔ مکرمہ اہلیہ ابو الہاشم صاحب برہ پورہ ۵,۰۰
۸۳۔ مکرم منصور علی صاحب برہ پورہ ۸,۰۰
۸۴۔ ر مستری غلام رسول صاحب جمہ ۲۰,۰۰
۸۵۔ ر مستری محمد یوسف صاحب کھڈہ ۵,۰۰
۸۶۔ ر ارمان علی صاحب بمبئی ۵,۰۰
۸۷۔ ر عبید اللہ صاحب ر ۵,۰۰
۸۸۔ ر محمود احمد صاحب جشتر قادیان ۶,۰۶
۸۹۔ ر یونس احمد صاحب اسلم ر ۶,۰۰
۹۰۔ ر عبد المغفور صاحب ر ۶,۰۰
۹۱۔ مکرمہ اہلیہ صاحبہ خلیل الرحمٰن صاحب قادیان ۵,۵۰
۹۲۔ ر اہلیہ بشیر احمد صاحب قادیان ۵,۲۷
۹۳۔ مکرم منظور احمد صاحب چیمہ ر ۶,۲۷
۹۴۔ ر مولوی غلام نبی صاحب ر ۱۰,۰۰
۹۵۔ ر مولوی بشیر احمد صاحب بانگرو ر ۱۴,۰۰
۹۶۔ ر مرزا بشیر احمد صاحب ر ۱۰,۲۷
۹۷۔ ر مولوی عطاء اللہ صاحب ر ۱۰,۰۰
۹۸۔ ر بابا نور احمد صاحب ر ۵,۷۵
۹۹۔ ر اہلیہ بابا نور احمد صاحب ر ۵,۰۰
۱۰۰۔ ر محمد دین صاحب ر ۱۰,۷۵
۱۰۱۔ ر محمد رمضان صاحب ر ۲۶,۲۷
۱۰۲۔ ر شاہ محمد صاحب ر ۵,۰۶
۱۰۳۔ ر فضل الرحمٰن صاحب ر ۵,۷۵
۱۰۴۔ ر رشید احمد صاحب نیاز ر ۵,۱۲
۱۰۵۔ اہلیہ صاحبہ ر ر ۵,۰۰
۱۰۶۔ ر ولی محمد صاحب ر ۲۶,۷۵
۱۰۷۔ اہلیہ ر ر ۵,۲۵
۱۰۸۔ اہلیہ بشیر احمد صاحب جبار ر ۶,۲۵
۱۰۹۔ والدہ صاحبہ ر ر ۱۲,۲۵
۱۱۰۔ ر ملک بشیر احمد صاحب ناصر ر ۴۰,۰۰
۱۱۱۔ ر محمد صادق صاحب ننگلی ر ۸,۶۹
۱۱۲۔ بشیر النساء بیگم صاحبہ آبادی ر ۱۰,۲۷
۱۱۳۔ ر مستری محمد اسمٰعیل صاحب ر ۵,۵۰
۱۱۴۔ ر محمد کریم اللہ صاحب ر ۵,۰۰

میزان ۹۹۱,۲۷

دفتر دوم سال ۱۲ کے ادا کرنیوالے احباب کی فہرست

۱۔ مکرم امیر احمد صاحب قادیان ۵,۰۰
۲۔ ر بھائی اللہ دین صاحب ر ۲۲,۰۰
۳۔ ر فضل الٰہی خان صاحب معہ اہلیہ ر ۶,۳۱
۴۔ ر فخر الدین صاحب مالاباری ر ۱۵,۰۰
۵۔ ر مولوی خورشید احمد صاحب ر ۹,۸۷
۶۔ والدہ صاحبہ ر ر ۶,۴۴
۷۔ ر محمد احمد صاحب نسیم ر ۹,۰۰
۸۔ ر عبد القادر صاحب اعوان ر ۱۰,۳۷
۹۔ ر بابا شکر الدین صاحب ر ۱۹,۳۱
۱۰۔ ر مولوی ابو الوفار صاحب ۳۶,۳۱
۱۱۔ ر محمد عبد السلام صاحب حیدر آباد ۱۲۹,۱۹
۱۲۔ ر سید مصطفیٰ حسین صاحب ر ۶,۰۰
۱۳۔ زاہدہ بانو صاحبہ ر ۱۶,۵۰
۱۴۔ فاطمہ بیگم صاحبہ ر ۱۲,۲۵
۱۵۔ ر بشیر الدین صاحب سکندر آباد ۸,۰۰
۱۶۔ ر محمد اسمٰعیل صاحب وکیل ر ۲۳,۰۰
۱۷۔ رسول بی صاحبہ ر ۶۴,۰۰
۱۸۔ امۃ الحی صاحبہ ر ۵۴,۵۰
۱۹۔ ر اے پی ابراہیم صاحب پیانگاڈی ۶,۰۰
۲۰۔ مہر النساء بیگم صاحبہ ڈیرہ دون ۴۶,۰۰
۲۱۔ ر عبد الحلیم صاحب دیودرگ ۷,۳۱
۲۲۔ ر خادم حسین صاحب دہلی ۴۷,۰۰
۲۳۔ ر حاجی بشیر احمد صاحب بجو پورہ ۹,۱۹
۲۴۔ اعجازی بیگم صاحبہ شاہجہانپور ۸,۲۵
۲۵۔ ر محمد علی شاہ صاحب بھدرک ۹,۰۰
۲۶۔ ر مبشر الدین صاحب سونگھڑہ ۶,۷۵

میزان ۵۰۳,۵۵

"اکبر یار جنگ مرحوم"

منقول

اخبار بدر میں حضرت نواب اکبر یار جنگ بہادر کی وفات کی خبر اس سے قبل شائع ہو چکی ہے۔ بعنوان بالا معاصر صدق جدید لکھنؤ نے آپ کی وفات پر جو نوٹ دیا وہ حسب ذیل ہے:

دکن کی خبر ہے کہ ۱۵ر و ۱۶ر جون کی درمیانی شب بلدہ حیدر آباد میں اکبر یار جنگ نے وفات پائی اور ۱۶ر جون کو مدفون ہوئے۔ غلام اکبر خاں تھے وطن قائم گنج ضلع فرخ آباد تھا۔ مگر نو عمری ہی سے حیدر آبادی ہو گئے تھے۔ اب سن اسی سے کچھ اوپر ہی ہوگا۔ ایک زمانہ میں نامور وکیل تھے۔ پھر ہائی کورٹ کے جج ہو گئے۔ چند سال ہوم سیکرٹری (معتمد امور عامہ و تعلیمات و تعمیرات وغیرہ) کے باقاعدہ ارفع عہدہ پر فائز ہوئے۔ صدق و صدق جدید دونوں سے حسن ظن شروع سے قائم رکھے ہوئے تھے اپنی قانونی مہارت کے علاوہ اپنی فیاضی مہمان نوازی اور خلق اللہ کی خدمت و حسن سلوک کے لئے ممتاز تھے۔ قادیانی یا احمدی تھے۔ لیکن علماء اہل سنت سے بھی گہری عقیدت و محبت رکھتے تھے۔ مولانا سید سلیمان ندوی۔ مولانا مناظر احسن گیلانی، مولانا

میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا

(الہام حضرت مسیح موعودؑ)

اندرون ہند میں جماعت احمدیہ کی اصلاحی جد و جہد

خلاصہ تبلیغی و تربیتی رپورٹ دار التبلیغ مدراس بابت ماہ جون ۱۹۵۷ء

از مکرم مولوی شریف احمد صاحب فاضل امینی انچارج مبلغ مدراس

I تربیت:- (ا) نماز باجماعت و جمعہ

اسلامک سنٹر میں نماز باجماعت و جمعہ کا انتظام ہے۔ اس ماہ چار خطبات جمعہ خاکسار نے پڑھے۔ ان خطبات میں نمازوں کی ادائیگی۔ درسوں میں شمولیت اور چندہ جات کی ادائیگی اور تبلیغ کی طرف توجہ دلائی۔ نیز ۲۸/۶ کے خطبہ جمعہ میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ اور صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے کے جو پیغامات آزاد نوجوان اخبار کے خاص نمبر کے لئے آئے تھے وہ احباب کو سنائے۔

(ب) درس و تدریس (۱) درس القرآن

عرصہ زیر رپورٹ میں پانچ دفعہ میلاپور میں۔ چار مرتبہ ہمو درس اسٹریٹ میں قرآن مجید کا درس دیا۔

(۲) درس الحدیث:- اور چار مرتبہ ہر اتوار کی اسلامک سنٹر میں بخاری شریف کا درس دیا۔

(۳) درس کلام امام الزمان۔ اسلامک سنٹر میں نماز فجر کے بعد ملفوظات حضرت مسیح موعودؑ کا درس دیا جاتا رہا۔ جو ص ۲۶۰ تک ہو گیا ہے

(ج) اجلاس خدام الاحمدیہ لجنہ اماء اللہ } خدام الاحمدیہ۔ اس ماہ اسکولوں میں تعطیلات اور اُدھر انفلوئنزا کی وجہ سے خدام الاحمدیہ کا صرف ایک اجلاس ۲۲/۶ کو منعقد ہوا۔ جس میں جناب محمد حنیف یعقوب صاحب آف Trinidad S. America نے تقریر فرمائی۔ اور ٹرینیڈاڈ کے حالات سنائے۔

لجنہ اماء اللہ:- اس ماہ ۱۶/۶/۵۷ کو اسلامک سنٹر میں لجنہ اماء اللہ کا ماہانہ جلسہ منعقد ہوا۔

(د) تریوبلور میں درس القرآن اور تبلیغ } تریوبلور جو مدراس سے ۲۶ میل کے فاصلہ پر ہے۔ وہاں پر مقامی غیر احمدی احباب کی خواہش پر قرآن مجید کا درس شروع کیا گیا۔ چنانچہ مورخہ ۶/۶/۵۷ کو درس دیا گیا۔ مگر وہاں کے بعض متمول غیر احمدی مخالفین نے مخالفت شروع کر دی اور لوگوں کو اپنے اثر و رسوخ کو استعمال کر کے اس درس میں شامل ہونے سے روکا۔ جناب عبد الغنی صاحب جو ابھی احمدی تو نہیں ہوئے مگر احمدیت کی صداقت کے قائل ہیں۔ اکیلے رہ گئے۔ تب ۶/۶/۵۷ کو بس پھر گیا۔ اور مختلف دوستوں کو ملا۔ اور احمدیت کے بارہ میں شکوک کا ازالہ کیا۔ اور تامل اردو کا لٹریچر دیا۔ اب انشاء اللہ العزیز مولوی عبد اللہ صاحب مالاباری کی آمد پر وہاں کام کیا جائے گا کیونکہ وہ تامل بھی جانتے ہیں۔

(۲) تبلیغی ملاقاتیں:- عرصہ زیر رپورٹ میں مندرجہ احباب سے تبلیغی ملاقات کی اور لٹریچر دیا۔

(۱) جناب اللہ بچہ صاحب ڈپٹی سپیکر مدراس اسمبلی

(۲) عبد الرحمٰن صاحب متولی جامع مسجد تریوبلور۔

(۳) ہدایت اللہ صاحب مارکٹ سیکرٹری تریوبلور

(۴) عبد الستار صاحب سرکل انسپکٹر تریوبلور

(۵) عبد المجید صاحب تریوبلور

(۶) K. P. Mahamad Kutty s/o تریوبلور۔

علاوہ ازیں ایک جوان باہمت شخص تریوبلور کا رہنے والا باوجود روکنے کے ہمارے پاس آئے۔ اور لٹریچر لے کر گئے ہیں۔ اور وہ اس کوشش میں ہیں کہ درس جاری رہے۔ اسی طرح ایک ڈاکٹر دار التبلیغ میں آئے کافی عرصہ گفتگو کرنے کے بعد لٹریچر لے کر گئے۔

نیز الممکمپنی کے غیر مسلم منیجر دار التبلیغ میں آئے۔ آپ مذہبی دلچسپی رکھتے ہیں اب انگریزی قرآن مجید بھی خرید لیا ہے اور ایک دوسری کمپنی کے مسلم اسسٹنٹ منیجر بھی آئے۔ اور گفتگو کے بعد انہیں لٹریچر دیا گیا۔ اسی طرح ایک اور کمپنی کے ایک مسلم ملازم تشریف لائے۔ آپ بھی مذہبی جوش رکھتے ہیں۔ تھیو سوفیکل سوسائیٹی میں اسلام کے بارہ میں لیکچر دیتے ہیں تین مرتبہ دار التبلیغ آئے۔ لٹریچر لیا۔ اور قرآن مجید انگریزی بھی خرید کیا ہے۔

ان کے علاوہ اس ہفتہ ایڈیٹر "دلچسپ" اور ایڈیٹر شاکر سے ملاقات کی۔ اور مذہبی مسائل پر گفتگو ہوئی۔ جناب علی حسین صاحب مالک مدینہ پریس سے۔ محمد اسحٰق صاحب کشمیر سٹورز سے بھی ملاقات کی۔ جناب خلیل اللہ صاحب سیکرٹری جماعت اہلحدیث مدراس۔ کامل صاحب عزیز جان صاحب تاج محل فیکٹری اور پروفیسر فضل اللہ صاحب کی طرف گئے۔ مگر ملاقات نہ ہو سکی۔

اشاعت لٹریچر- (ا) اس ماہ اسلامک سنٹر کی طرف سے رسالہ "Mohammad The Kindred to Humanity" شائع کیا گیا۔

(ب) مدیر دلچسپ نے اجرائے نبوت کے بارہ میں جو اعتراضات کئے ان کے جوابات آزاد نوجوان میں شائع کئے جاتے رہے۔

(ج) عبد الحمید چودھری لاہور کی کھلی چٹھی کا جواب ۲۹/۶/۵۷ کے آزاد نوجوان میں دیا گیا

متفرقات } اس ماہ جناب محمد حنیف صاحب یعقوب صاحب آف ٹرینیڈاڈ ہندوستان کا دورہ کرتے ہوئے ۲۲/۶/۵۷ مدراس تشریف لائے۔ آپ نے ۲۳/۶/۵۷ خدام الاحمدیہ کے اجلاس میں تقریر فرمائی۔ اور ٹرینیڈاڈ میں جماعت احمدیہ کے قیام کے حالات سنائے اور مورخہ ۲۴/۶/۵۷ کو کلکتہ کے لئے روانہ ہو گئے

(۲) مورخہ ۲۶/۶/۵۷ برادرم نوجوان صاحب کا سب سے چھوٹا بچہ بعمر ایک ماہ فوت ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

(۳) مدراس میں انفلوئنزا کا زور اس ماہ ٹوٹ گیا۔ اس انفلوئنزا سے قریباً احمدیوں کا ہر گھر متاثر ہوا۔ مگر اللہ تعالےٰ نے اپنا فضل وکرم فرمایا۔ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ سب کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

ضرورت خلافت (بقیہ ص...)

قدرت کو تمہارے لئے بھیجدے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی"

پس جماعت احمدیہ کے ساتھ خلافت کا دائمی وعدہ ہے۔ احمدیت میں خلافت اسلامیہ قیامت تک چلتی چلی جائے گی۔ اسی نظام کی برکت سے اسلام و احمدیت تمام ادیان پر غلبہ رہے گا۔ خلافت کے مخالف ہمیشہ ناکام و نامراد رہ کر اس نور کی صداقت پر گواہی دیتے رہیں گے۔ کیونکہ ضروری ہے کہ قرآن پاک کے اس فرمان کے مطابق خلافت کے مخالف پیدا ہوں۔ اور ومن کفر بعد ذالک فاولئک ہم الفاسقون (نور ع ۷) کے مصداق بنیں۔

تاریخ سے بھی پتہ چلتا ہے کہ جس طرح ہر نبی کے وقت میں اس کی مخالفت ہوئی اسی طرح نبی کے بعد اس کے قائم مقام کی یعنی ان لوگوں کی طرف سے خلافت کو مٹانے کے لئے پوری کوششیں کی گئیں خصوصاً منافقین کا گروہ تو ہمیشہ ہی روحانی جماعت کو پارہ پارہ کرنے کے لئے کمربستہ رہا ہے سرور دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت آپ کے بعد ہر خلیفہ کے وقت اس گروہ کی ناپاک سازشیں ظاہر ہوئیں حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وقت تو برملا عزل خلفاء کا سوال کھڑا کر دیا۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے وقت میں اس انشقاق نے کھیا تک صورت اختیار کر لی

اس زمانہ میں پھر خدا تعالےٰ نے خلافت اسلامیہ کا اجرار فرمایا۔ جماعت احمدیہ نے ۲۷ مئی ۱۹۰۸ء کو متفقہ طور پر سیدنا حضرت مولانا نور الدین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دست مبارک پر بیعت خلافت کی۔ ضروری تھا کہ قرآن پاک کے اصول کے مطابق اس سچی خلافت کی مخالفت کی جاتی۔ چنانچہ اس خلافت کو مٹانے کے لئے پیغامیوں کے روپ میں پرانا گروہ بیدار ہوا۔ ہر طرح کے منصوبوں سے معصوم جماعت کو تیم تار کر مٹانے کی کوششیں بروئے کار لائی جاتی ہیں۔ لیکن وہ خدا جس نے حضرت مسیح موعودؑ کو خدمت اسلام کے لئے بھیجا۔ اس نے مسیح موعودؑ کے ذریعہ جماعت سے یہ وعدہ بھی کیا۔ کہ وہ اس جماعت کو عظیم الشان غلبہ بخشے گا۔ حضور فرماتے ہیں:-

"یہ مت خیال کرو کہ خدا تعالےٰ تمہیں ضائع کر دے گا۔ تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو۔ جو زمین میں بویا گیا۔ خدا فرماتا ہے۔ یہ بیج بڑھے گا اور پھولے گا اور ہر طرف سے اس کی شاخیں نکلیں گی۔ اور ایک بڑا درخت ہو جائے گا۔ پس مبارک وہ جو خدا کی بات پر *

* ایمان رکھے اور درمیان میں آنے والے ابتلاؤں سے نہ ڈرے۔ کیونکہ ابتلاؤں کا آنا بھی ضروری ہے ..... وہ آخر کار فتحیاب ہوں گے۔ اور برکتوں کے دروازے ان پر کھولے جائیں گے۔"

(الوصیت صـ۱۱)

پس جماعت احمدیہ بفضلہ تعالےٰ ایمان بالخلافت پر قائم ہے اور خلافت کے قیام کے لئے زندگی بھر کوشش ۱۲ ← کرتی رہے گی۔ یہ سلسلہ نشاء بعد نسل قیامت تک چلتا چلا جائے گا۔ اور اسی نظام کی برکت سے دنیا پر احمدیت کا صداقی غلبہ ہوگا۔ انشاء اللہ۔

نظارت دعوت و تبلیغ کے زیر اہتمام

ماہ جون ۱۹۵۷ء میں تقسیم لٹریچر

حسب سابق ماہ جون ۱۹۵۷ء میں نظارت دعوت و تبلیغ کی طرف سے مبلغین اور جماعتوں اور افراد کی خدمت میں جو لٹریچر بھجوایا گیا۔ اس کی فہرست درج ذیل ہے۔ نظارت ہذا حتی الوسع ہر مطالبہ کی فوری تعمیل کرتی ہے۔ چونکہ لٹریچر بہت زیادہ تعداد میں ہر ماہ بھجوانا پڑتا ہے۔ اور اخراجات ڈاک کے لئے نظارت کے پاس رقم کی کمی ہے۔ اس لئے جو جماعتیں اور احباب استطاعت رکھتے ہوں وہ لٹریچر کا مطالبہ کرتے وقت یہ بھی تحریر فرمایا کریں کہ ڈاک خرچ کی رقم میں وی پی بھجوا دیا جائے تاکہ دفتر کو تعمیل میں سہولت رہے اور مرکز سے مالی بوجھ بھی ہلکا ہو جائے۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

۱۔ امن کے شہزادہ کا آخری پیغام ہندوستانی بھائیوں کے نام (اردو) ۱۷۱
۲۔ " " " " ہندی ۶۹
۳۔ " " " انگلش ۱۱۴
۴۔ سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (انگلش) ۵۷
۵۔ کرشن اوتار کا پیغام ہندو بھائیوں کے نام (اردو) ۶۱
۶۔ " " " " ہندی ۶۵
۷۔ خصوصیات قرآن انگلش ۳۲
۸۔ تحریک احمدیت ہندوستان میں (انگلش) ۱۱۸
۹۔ تحریک احمدیت بھارت واسیوں کی نظر میں اردو ۱۹۷
۱۰۔ عقائد و تعلیمات اردو ۱۳
۱۱۔ میں اسلام کو کیوں مانتا ہوں انگلش ۱۰۶
۱۲۔ سیرت و سوانح حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام اور آپ کی تعلیم و جماعت کے مختصر حالات اردو ۹۰
۱۳۔ محامد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم از تحریرات حضرت مسیح موعود علیہ السلام اردو ۹۰
۱۴۔ آسمانی تحفہ اردو ۲۳۳
۱۵۔ " " ہندی ۲۰۷
۱۶۔ " " گورمکھی ۱۷۲
۱۷۔ مولانا مودودی صاحب کا تحقیقاتی عدالت میں تحریری بیان اور اس پر صدر انجمن احمدیہ کا تبصرہ (اردو) ۱۱
۱۸۔ حقیقی اسلام ۶۷
۱۹۔ زندہ اسلام ۶۰
۲۰۔ خاتم النبیین کے بہترین معنے ۵۹
۲۱۔ وہی ہمارا کرشن ہندی ۱۴۲
۲۲۔ مسئلہ تناسخ یا آواگون عقل کے ترازو میں از افاضات حضرت امام جماعت احمدیہ ۵۹
۲۳۔ اسلام اور اشتراکیت اردو مصنفہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے ۵۸
۲۴۔ احمدیت کا پیغام انگلش ۶۰
۲۵۔ احمدی عقائد ہیں ۴۷
۲۶۔ اس زمانہ کے امام کو ماننا ضروری ہے ایمانیات میں سے ہے ۴۸
۲۷۔ اس زمانہ کے خلیفہ۔ امام اور مجدد کو پہچانو ۴۸
۲۸۔ حکومت وقت اور جماعت احمدیہ ۱۲
۲۹۔ ضرورت مذہب اور افاضات حضرت امام جماعت احمدیہ ۸
۳۰۔ سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام انگلش ۴۲
۳۱۔ اس زمانہ کا اوتار (بنگالی) ۵
۳۲۔ وہی ہمارا کرشن (بنگالی) ۵
۳۳۔ " " " اڑیہ ۵
۳۴۔ تبلیغ اسلام دنیا کے کناروں تک ۱۱۶
۳۵۔ یونیورسل گوسپل (گورمکھی) ۱۳۲
۳۶۔ اسلامی اصول کی فلاسفی انگلش ۵
۳۷۔ " " " اردو ۱
۳۸۔ قرآن کریم انگلش تفسیری جلد اول ۱
۳۹۔ " " جلد دوم ۱
۴۰۔ قرآن کریم گورمکھی ۱
۴۱۔ جماعت احمدیہ کا عقیدہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کا انسان نہ اب تک پیدا ہوا ہے نہ قیامت تک پیدا ہوگا ۴
۴۲۔ تبلیغ ہدایت ۵
۴۳۔ نظام نو اردو ۳
۴۴۔ " " انگلش ۷
۴۵۔ شان خاتم النبیین ۲
۴۶۔ اسلام کا اقتصادی نظام اردو ۲
۴۷۔ میری والدہ ۲
۴۸۔ لائف حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد اردو ۴
۴۹۔ " " " انگلش ۱۴
۵۰۔ مولانا مودودی کے رسالہ قادیانی مسئلہ کا جواب ۲
۵۱۔ انسانیت کا محسن حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم انگلش ۱۷
۵۲۔ ناقابل تسخیر قلعہ انگلش ۴۵
۵۳۔ عیسائیوں کو نصیحت " ۴۰
۵۴۔ حضرت بابا نانک اور تعلیم واحدانیت ۳
۵۵۔ خلافت ثانیہ کا قیام ۵
۵۶۔ سلسلہ احمدیہ میں داخل ہونے والے کے لئے ابتدائی ہدایات ۴۷
۵۷۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر مباحثہ ۴
۵۸۔ الفضل جوبلی نمبر ۲
۵۹۔ الفضل خاتم النبیین نمبر ۳
۶۰۔ بدر اخبار خاص نمبر ۱
۶۱۔ البشریٰ عربی ۳
۶۲۔ اسلام اور دیگر مذاہب عربی ۱
۶۳۔ احمدیہ پاکٹ بک ۱
۶۴۔ تبلیغ اسلام (چارٹ) حضرت امام جماعت احمدیہ کی قیادت میں جماعت احمدیہ کے شاندار کارنامے ۳
۶۵۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سنین وار مختصر واقعات (چارٹ) ۳
۶۶۔ مذہب اور سائنس ہستی باری تعالیٰ ۶
۶۷۔ علمی معجزہ ۴
۶۸۔ اہل بہار سے دس ضروری سوال ۵
۶۹۔ وفات مسیح علیہ السلام پر علمائے مصر کا فتوے ۷
۷۰۔ ختم نبوت کی حقیقت (پمفلٹ) ۴
۷۱۔ محمد عربی ۵
۷۲۔ ہندو دھرم میں تعدد ازدواج ۲
۷۳۔ موجودہ زمانہ کا اوتار اردو ۲
۷۴۔ بشارات احمد ۵
۷۵۔ بیان ۴
۷۶۔ تحفۃ النصاریٰ ۴
۷۷۔ شاہ حبشہ کو دعوت حق ۵
۷۸۔ ہمارا خدا ۱
۷۹۔ چالیس جواہر پارے ۱
۸۰۔ احمدیہ موومنٹ انگریزی ۱
۸۱۔ سیرت احمدیہ انگلش ۱
۸۲۔ موعود اقوام عالم ۱
۸۳۔ احمدیت کیا ہے انگلش ۲
۸۴۔ احمدیہ البم ۱
۸۵۔ الحجۃ البالغہ ۲
۸۶۔ کشتی نوح ۱
۸۷۔ اسلام کا اقتصادی نظام انگلش ۱
۸۸۔ ذریت طیبہ ۱
۸۹۔ برکات خلافت ۱
۹۰۔ حقیقۃ الامر ۱
۹۱۔ ختم نبوت پر فیصلہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ۱
۹۲۔ انڈونیشیا کی آزادی کی حمایت میں خطبہ ۱
۹۳۔ تبلیغ کی اہمیت اور ہجرت کا مسئلہ ۱
۹۴۔ مولوی محمد علی کا موعود نبی سے جنگ ۱
۹۵۔ اسلام اور اشتراکیت انگلش ۱
۹۶۔ اکناف عالم میں تبلیغ اسلام ۱
۹۷۔ دی فیملی آف دی فونڈر آف دی احمدیہ موومنٹ انگلش ۱
۹۸۔ متفرق کتب و پمفلٹ ۱۰

میزان کل ——— ۲۱۱۲

نظارت دعوت و تبلیغ قادیان

دو مفید رسالے:-

"خلافت حقہ اسلامیہ" اور "نظام آسمانی کی مخالفت اور اس کا پس منظر"

اور مجالس ہائے خدام الاحمدیہ کا فرض

تمام مجالس اور احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی ہر دو تقاریر جلسہ سالانہ ۱۹۵۶ء بعنوان بالا قادیان میں بھی کتابی صورت میں چھپ کر شائع کرا دی گئی ہیں۔ جن کی قیمت ۱۲/ مقرر کی گئی ہے۔ اور مینیجر بک ڈپو صدر انجمن احمدیہ قادیان سے مل سکتی ہیں۔

ان ہر دو تقاریر کی اہمیت کا اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالےٰ نے ان ہر دو تقاریر کا امتحان دینا ہر احمدی عورت و مرد پر (خواہ وہ ان پڑھ ہی ہو) فرض قرار دیا ہے۔ اور اول دوم رہنے والوں کے لئے انعام مقرر فرمایا ہے۔ تا جماعت احمدیہ کے دور حاضر کے یہ ہر دو نہایت ہی اہم مسائل جماعت کے بچے بچے کو ازبر ہو جاویں۔ اور تا وہ خلافت جیسی نعمت سے تا قیامت مستفید اور متمتع ہوتے چلے جاویں ——— اسلئے

ہندوستان کی جملہ مجالس خدام الاحمدیہ کا فرض ہے کہ وہ ان ہر دو کتب کے امتحان میں اپنی جماعت کے خورد و کلاں سب کو شمولیت کی مؤثر رنگ میں تحریک کریں۔ اور فہرستیں تیار کر کے مرکز میں بھجوائیں اور پھر ان ہر دو کتب کے درس و تدریس کا پورا پورا انتظام کریں۔ عنقریب امتحان کی تاریخ کا اعلان نظارت تعلیم و تربیت کی طرف سے کیا جاوے گا۔

خاکسار مرزا وسیم احمد
نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

سیرت آنحضرت صلعم (ہندی) کے لئے مخلصین کے وعدے اور نقد رقوم

نظارت ہذا کی طرف سے اخبار بدر کی کسی گزشتہ اشاعت میں سیرت آنحضرت صلعم بزبان ہندی کی اشاعت کے لئے احباب جماعت سے اس کار خیر میں حصہ لینے کی تحریک کی گئی تھی اور بعض مستطیع اور مخیر احباب کی خدمت میں انفرادی طور پر چٹھیات بھی لکھی گئی تھیں۔ الحمدللہ کہ دوستوں کی طرف سے وعدے اور رقوم آنا شروع ہوئی ہیں۔ اب تک جو وعدے اور رقوم وصول ہو چکی ہیں ان کی فہرست ذیل میں درج کی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان تمام مخلصین کو جزائے خیر بخشے اور اپنی نعمتوں کا وارث بنائے۔

چونکہ اس کتاب کا مسودہ بالکل تیار ہے اور اسے پریس میں دینے کے لئے صرف رقوم کا انتظار ہے اس لئے جو دوست اس کار خیر میں حصہ لینا چاہیں وہ جلد از جلد رقوم ارسال فرمائیں۔ یا وعدے بھجوا دیں۔ تاکہ کتاب کی طباعت کا کام شروع کروایا جا سکے۔

۱۔ میر عبدالجلیل صاحب شموگہ ۵/ وصول
۲۔ محمد عبدالرحیم صاحب و محمد عبدالحلیم صاحب ۱۰/ معہ اہل و عیال و بزرگ
۳۔ مکرم محمود احمد پیران صاحب تیماپور -/۵
۴۔ " ایم کریم خان صاحب شموگہ -/۱۵
۵۔ میر کلیم اللہ صاحب " -/۱۰
۶۔ " میر احمد صاحب احمدی میونسپل کونسلر ساگر -/۵
۷۔ مکرم محمد شفیع اللہ صاحب بنگلور -/۵
۸۔ مکرم عبدالرحمن صاحب احمدی جمانی -/۲
۹۔ " مولوی غلام احمد صاحب کمپاؤنڈر پوکاڈن پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ جمانی -/۳
۱۰۔ مکرمہ اہلیہ صاحبہ مولوی غلام احمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ جمانی -/۲
۱۱۔ مکرم والد صاحب مرحوم محمد خالد صاحب کی طرف سے -/۲
۱۲۔ بچوں کی طرف سے
۱۳۔ مکرم سید فضل احمد صاحب ایس پی جہرا ۱۰۰/ وعدہ معہ اہل و عیال
۱۴۔ مکرمہ بیگم صاحبہ آزاد نوجوان غموگہ ۵/ وصول
۱۵۔ مکرم حاجی چوہدری بشیر احمد صاحب کوئمبٹور ۱/
۱۶۔ " سید حمید الدین احمد صاحب جمشید پور -/۵
۱۷۔ " ڈاکٹر محمد احمد صاحب بنگلور ۵/ وصول
۱۸۔ جماعت احمدیہ مرکرا معرفت پی احمد علی سیکرٹری جماعت احمدیہ مرکرا ۹۰/ وصول
۱۹۔ مکرمہ بیگم صاحبہ سیٹھ محمد ایوب بھاگلپور ۵/ "
۲۰۔ لجنہ اماء اللہ بھاگلپور -/۱۵ "
۲۱۔ مکرم مولوی عبدالحق صاحب فاضل مبلغ بھاگلپور -/۲
۲۲۔ مکرم طاہر حسین خان صاحب بھاگلپور ۲/
۲۳۔ مکرم داؤد احمد صاحب " ۴/ وعدہ
۲۴۔ مکرم عبدالرحمن صاحب " -/۲ "
۲۵۔ مکرم ابوالحسن صاحب رفوگر -/۲
۲۶۔ " عبدالحلیم صاحب " ۱/ وصول
۲۷۔ " سعد بن شریف صاحب " -/۲ "
۲۸۔ " محمد ایوب صاحب " ۸/ "
۲۹۔ ڈاکٹر محمد یونس صاحب " -/۵
۳۰۔ " مولوی بشیر الدین صاحب " -/۲
۳۱۔ محمد معین الدین صاحب -/۷

۳۲۔ مکرم عبدالکریم صاحب بھاگلپور اعلان وصول
۳۳۔ " ظفر صاحب " ۲/ "
۳۴۔ مظفر صاحب " ۲/ "
۳۵۔ مکرم احمد الدین صاحب درویش قادیان ۵۰ نئے پیسے وصول
۳۶۔ " مولوی عبدالواحد صاحب درویش قادیان ۵۰ نئے پیسے وصول
۳۷۔ محمد صادق صاحب ننگلی درویش قادیان ۱/
۳۸۔ " یونس احمد صاحب اسلم ۲۵/ نئے پیسے
۳۹۔ " مولوی محمد عبداللہ صاحب سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان ۵۰/ "
۴۰۔ چوہدری محمد طفیل صاحب قادیان ۱/
۴۱۔ عبدالرحیم صاحب بندھی " ۵۰/ نئے پیسے
۴۲۔ مکرم مولوی عبدالحمید صاحب دیہاتی مبلغ قادیان -/۱
۴۳۔ مکرم حاجی فضل محمد صاحب " ۱۲/ نئے پیسے
۴۴۔ ڈاکٹر عطر الدین صاحب " ۲۵/ "
۴۵۔ مکرم منظور احمد صاحب نظام آبادی ۱/
۴۶۔ ولی محمد صاحب قادیان -/۱
۴۷۔ " محمد سعید صاحب انور " ۵۰/ نئے پیسے
۴۸۔ بشیر احمد صاحب حافظ آبادی -/۷
۴۹۔ مکرمہ اہلیہ صاحبہ " ۵۰/ نئے پیسے
۵۰۔ ہمگان رفیق احمد منیر احمد ۵۰/ "
۵۱۔ سکینہ اور بشیر احمد صاحب ۵۰/ "
۵۲۔ قاضی عبدالحمید صاحب درویش قادیان معہ اہل و عیال -/۲ وعدہ
۵۳۔ مکرم بشیر احمد صاحب بہار درویش قادیان معہ اہل و عیال -/۱
۵۴۔ مکرم وسیع الدین صاحب مدراسی ۱۲/ روپے وصول
۵۵۔ مکرم عبدالسلام صاحب بہار " ۲۵/ نئے پیسے
۵۶۔ مکرم قناعت احمد صاحب مدراسی ۷/ روپیہ وصول
۵۰۔ مکرم محمد عمر صاحب مالابار ۲۵/ نئے پیسے
۵۱۔ زین العابدین صاحب مالابار ۲۵ وصول روپے نقد
۵۲۔ عبدالحق صاحب مالاباری ۲۵/ نئے پیسے وصول
۵۲۔ حمید الدین صاحب ملک ۷۵/ نئے پیسے وعدہ

(ناظر دعوت و تبلیغ قادیان)

وعدہ پورا کرنے کیلئے یاد دہانی کی ضرورت نہیں ہونی چاہیئے

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ارشاد فرماتے ہیں:-

"میں ایسے چندے کا قائل نہیں ہوں کہ وعدہ (کمٹمنٹ) تو لکھ دیا جائے اور پھر خط و کتابت ہو رہی ہو۔ یاددہانیاں کرائی جا رہی ہوں اخباروں میں اعلانات ہو رہے ہوں اور وعدہ کرنے والا پھر بھی خاموش بیٹھا ہو۔ تمہارا چندہ ادا کرنا تمہارے اندر ایک نئی اناہت ایک نیا خلوص اور نیا ایمان پیدا کر دے گا۔ اور تمہاری جیبیں خدا تعالیٰ کے حضور زیادہ کریں گی اور پھر خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے تمہارے روپیہ کو بڑھا دے گا

خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے والا اُس زمیندار سے مختلف نہیں ہو سکتا۔ جو چند سیر دانے زمین میں ڈال کر کئی ہزار من غلہ حاصل کر لیتا ہے اگر وہ دُنیا کی خاطر چند دانے ڈال کر زیادہ کما لیتا ہے تو دین کی خاطر خرچ کرنے والا کب گھاٹے میں رہ سکتا ہے"۔

حضور کا مندرجہ بالا ارشاد بقایا دار اور سست افراد کو بیدار کرنے کے لئے کافی ہونا چاہیئے ضرورت اس امر کی ہے۔ جو بقایا دار احباب دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا وعدہ بیعت ہمیشہ اپنے ذہن میں مستحضر رکھیں اور مالی قربانی کے میدان میں اپنا قدم آگے بڑھا کر فرض شناسی کا ثبوت دیں۔ چونکہ موجودہ مالی سال کے دس ماہ گزر چکے ہیں۔ اس لئے عہدیداران مال کو چاہیئے کہ وہ ابھی سے اپنی کوشش اور جدو جہد کو پہلے سے زیادہ تیز کرتے ہوئے بقایا داران اور سست افراد کی اصلاح کے لئے مؤثر کارروائی فرمائیں تا آخر سال تک بجٹ کی وصولی سو فیصدی ممکن ہو سکے۔

ناظر بیت المال قادیان

کتب امتحان

جملہ جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جن دو کتب "خلافت حقہ اسلامیہ۔ نظام آسمانی اور نظام آسمانی اور اس کی مخالفت کا پس منظر" کا امتحان حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی روشنی میں عنقریب ہونے والا ہے۔ ہر دو کتب صدر انجمن احمدیہ قادیان کے بک ڈپو قادیان نے چھپوالی ہیں۔ دوستوں کو چاہیئے کہ فوری طور پر کتب منگوا کر تیاری شروع کر دیں

جملہ امراء و پریذیڈنٹ اور دیگر عہدیداران خدام الاحمدیہ لجنہ اماء اللہ و انصار اللہ کو تاکید کی جاتی ہے کہ اپنی اپنی جماعت کے ہر پڑھے لکھے فرد کو اس امتحان میں شامل کرنے کی کوشش کریں اور امیدواران کی فہرست (نام۔ ولدیت۔ ساکن۔ ضلع۔ صوبہ) مرتب کر کے جلد بھجوا دیں۔ (ناظر تعلیم و تربیت قادیان)

نہایت ضروری اعلان

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد گرامی اور صدر انجمن احمدیہ قادیان کے فیصلہ کے مطابق پندرہ مولوی تیار کرنے کی سکیم نظارت ہذا میں زیر غور ہے اس کلاس میں داخلہ لینے والے مستحق طلباء کو انجمن کی طرف سے کتب وغیرہ کی سہولیات کے علاوہ مبلغ -/۲۰ اور -/۲۵ روپے کے درمیان ماہوار وظیفہ بھی ملے گا۔ ایسے احباب کو بعد تکمیل تعلیم کم از کم دو سال تک صدر انجمن احمدیہ قادیان کی ہدایات کے ماتحت انجمن کے مقرر کردہ مشاہرہ پر ہندوستان میں فریضہ تبلیغ ادا کرنا ہو گا۔ ہم ثواب کا یہ نادر موقعہ ہے۔ جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کے کم از کم مڈل پاس طلباء خدمت دین کے لئے آگے بڑھیں اور مندرجہ ذیل کوائف کے ساتھ اپنی درخواستیں اپنے مقامی امیر یا پریذیڈنٹ صاحبان کی سفارش کے ساتھ مع نقول سرٹیفکیٹ جلد از جلد نظارت ہذا میں بھجوا دیں تاکہ جلد انتخاب کر کے کلاس جاری کی جا سکے۔ کوائف:۔ نام۔ ولدیت۔ سکونت مع پورا پتہ۔ عمر۔ صحت۔ مڈل یا میٹرک کا امتحان کس سال پاس کیا (مصدقہ نقل سند ہمراہ ارسال فرمائیں) والد یا سرپرست کا ذریعہ معاش اور اندازہ ماہوار آمد۔ تصدیق امیر یا پریذیڈنٹ

نوٹ:۔ درخواست کنندہ کے لئے اردو زبان کا لکھنا پڑھنا ضروری ہے۔ قرآن مجید آسانی سے پڑھ سکتا ہو۔ سلسلہ کے لٹریچر سے کافی واقفیت رکھتا ہو۔ عمر تیرہ سال سے کم اور انیس سال سے زائد نہ ہو۔ شادی شدہ نہ ہو۔ درخواستیں ان امور کی بھی وضاحت کی جاوے) ناظر تعلیم و تربیت قادیان

قادیان میں عید الاضحیہ (بقیہ صفحہ ۱)

اور ایک لمبی پُرسوز اجتماعی دعا کی۔ بعد تمام درویشان باہم بغلگیر ہوئے۔ اور ایک دوسرے کو عید سعید کی مبارکبادی دیتے اور مسنون طریق پر تکبیرات کہتے ہوئے اپنے گھروں کو واپس لوٹے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

اگرچہ اس وقت قادیان میں مقیم درویشان کی اکثریت مالی اعتبار سے اس پوزیشن میں نہیں کہ قربانی ذبح کر سکے۔ تاہم متعدد احباب نے سنت نبویؐ سے اس طریق پر عمل پیرا ہوتے ہوئے اپنے یہاں قربانیاں ذبح کیں۔ اور بیرونجات سے جن دوستوں نے اس موقعہ پر اس مبارک بستی میں قربانی ذبح کرنے کے لئے رقوم ارسال کی تھیں محترم ناظر صاحب مقامی کی نگرانی میں اہل انجمن احمدیہ قادیان کے اہتمام سے ان قربانیوں میں سے بھی ایک معقول تعداد میں جانور ذبح کئے گئے۔ اور اس طرح نہ صرف حلقہ درویشان کے تمام افراد گوشت سے مستفید ہوئے۔ بلکہ بعض دوسرے غیر مسلم مستحقین کو بھی اس میں شامل کیا گیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

اسلامی ثقافتی مرکز

(بقیہ صفحہ ۲)

چکا ہے۔ اگرچہ اس وقت دنیا کے سامنے کمیونزم کا ہوّا ہے۔ جس کا مقابلہ کرنے کے لئے مسیحی دنیا کا اسلامی دنیا سے میلاپ پیدا کرنے کی کوشش جاری ہے اور اسلامی قدروں کا اعتراف بھی کیا جانے لگا ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ کوئی تبدیلی زمین میں ظاہر نہیں ہوتی جب تک آسمان پر اس کے لئے فیصلہ نہ ہو۔ خدا کی مخفی حکمتیں اب اسلام کو سربلند کرنے کے سامان کر چکی ہیں البتہ ضرورت اس امر کی ہے کہ ہر مسلمان بجائے خود اسلامی ثقافت کا نمونہ بنے اور

خبریں

نوادا ۱۶ جولائی۔ یہاں کل ایک اور ایٹمی دھماکہ ہوا جس نے پوری زمین

اور اسلام کی جیتی جاگتی تصویر ہو۔ خدا نے تو ایسے سامان کئے۔ مگر ان سے فائدہ اٹھانا مسلمانوں کا کام ہے۔ خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ اس مقصد کو لے کر ساری دنیا میں پھیل رہی ہے۔ دوسرے مسلمان بھی اگر ہمت کریں۔ تو مغربی دنیا کو اسلام کی اندرونی خوبیوں سے آگاہ کرنا کچھ مشکل نہیں۔

کو ہلا ڈالا۔ یہاں جو ایٹمی دھماکوں کا سلسلہ جاری ہے۔ یہ دھماکہ اسی سلسلہ کی ایک کڑی تھا۔ تقریباً ۲ سو فوجی مشاہدین اور ۲ ہزار بحریہ کے آدمی ۲۰ میل کے فاصلہ پر خندقوں میں پناہ گزیں ہوئے تھے۔

نگوئی ۱۶ جولائی۔ جمعہ کے دن خط استوائی علاقہ میں مشرقی مغربی یا مسلی یورپ کے کسی علاقہ کے مقابلہ میں زیادہ ٹھنڈک تھی۔ فرانسیسی خط استوائی افریقہ بانگوئی میں یکم جولائی سے درجہ حرارت ۳۰ درجہ سنٹی گریڈ ۸۶ درجہ فارن ہائٹ

اور یہ نہ بڑھا جبکہ اس سے قبل اس زمانہ کا ٹمپریچر ہمیشہ اس سے اونچا ہوتا تھا۔

لندن ۔ ۵ جولائی۔ ہیرڈ ضلع کے تاجکی صدر دس ہزاری صاحبان کی کانفرنس کو خطاب کرتے ہوئے آج یہاں مسٹر ولیبر نے کہا کہ اپنی کارکن داخلی طاقتوں کے سبب کمیونزم اپنی شکل تبدیل کر رہا ہے۔ اور اس کے بڑے دور رس اثرات مرتب ہوں گے۔ مسٹر ولیبر نے مسٹر ماؤزے تنگ اور روس میں کمیونسٹ پارٹی کے اندر حالیہ تبدیلیوں کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ بقول مسٹر ہیرڈ گذشتہ دو تین برسوں سے روس میں اندرون ملک تبدیلیاں رونما ہو رہی تھیں اور وہ ان کی داخلی طاقتوں سے متعلق تھیں۔ جو ورکنگ کلاس کے اندر پیدا ہوئیں۔ اب امید پائی جاتی ہے کہ روس کے حالات معمول پر آجائیں گے۔

امرتسر ۸ جولائی۔ امرتسر سے جاری شدہ ناقابل ضمانت وارنٹ کی بناء پر بمبئی میں کاروبار کرنے والے ایک یہودی مسٹر موچے بارک کو فیڈ کسٹمز ایکٹ کے ماتحت گرفتار کر لیا گیا۔ اس کے خلاف امریکہ باشندہ مسٹر لیوبر بیکبا کے ڈپلومیٹک افسر مسٹر تھامس ڈانا کے ساتھ سونے کی سمگلنگ کے سلسلہ میں ساز باز کرنے کا الزام ہے۔ یاد رہے کہ ان دونوں غیر ملکی باشندوں کو اٹاری کی سرحد پر ۲۸ اپریل کو گرفتار کیا گیا تھا کہ وہ پاکستان کی سرحد میں داخل ہونے والے تھے بعد میں مسٹر تھامس ڈانا کی کار سے ہندوستانی کرنسی کے ۸½ لاکھ روپیہ کے نوٹ اور دس ہزار امریکی